INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ

ختمِ نبوۃ

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوۃ کا ترجمان

جلد: ۲۷ | ۴ تا ۱۱/ جمادی الاول ۱۴۲۹ھ مطابق ۸ تا ۱۵/ مئی ۲۰۰۸ء | شمارہ: ۱۸

یہودی مدارس میں عسکریت کی تعلیم

میڈیا اور انسانی قدریں

حضرت مولانا عبد الحمید سواتی ؒ

قادیانی زندیقوں کی اولاد کا حکم

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http//WWW.khatme-nubuwwat.org
http://WWW.khatme-nubuwwat.com

مولانا سعید احمد جلال پوری

حلالہ شرعی پر اشکال

محمد عبداللہ، کراچی

س:......ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے میرا خیال یا میرا مطالعہ یہ کہتا ہے کہ یہ سیدھا حرام کاری کا طریقہ ہے‘ کیونکہ کوئی اور نکاح اس شرط کے ساتھ نکاح ہی نہیں ہوسکتا ہے کہ کل طلاق دیدی جائے گی‘ مولوی حضرات بھی اسے رسم کی طرح پیش کرتے ہیں‘ اس لئے کم سطح کے لوگوں نے بلکہ کبھی کبھی کافی پڑھے لکھے لوگ بھی اسے رسم کی طرح ادا کرلیتے ہیں‘ کیونکہ اگر نکاح شرعی اصول کے مطابق ہوگا تو وہ ہمیشہ کی نیت سے ہوگا‘ پھر طلاق مستقبل قریب میں ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تو پھر حلالہ کیسے ہوسکتا ہے؟ اسے یہ نام دے کر ایک رسم بنادیا گیا‘ میں نے آج تک کسی کو بھی اس طرح طلاق دیتے ہوئے نہیں سنا ہے پھر حلالہ حلال ہو ہی نہیں سکتا؟ شاید لاکھوں میں کوئی ایک ہی ایسا ہوگا کہ وہ شادی کرے اور کسی بھی وجہ سے چند یوم میں یا ہفتوں میں طلاق دیدے یا مرجائے اور وہ مرد‘ عورت پھر شادی کرلیں‘ جب یہ عام حالات میں ممکن ہی نہیں ہے تو اسے اس طرح کیوں بیان کیا جاتا ہے کہ حلالہ کے بعد نکاح جائز ہے؟ یہ کوئی کرنے کی رسم نہیں ہے یہ تو لاکھوں میں ایک اتفاقاً ہوتا ہے؟

ج:...... آپ کی بات بجا کہ کوئی لاکھوں میں ایسا ہوتا ہے کہ نکاح کے چند دنوں بعد طلاق دیدے یا مرجائے‘ تو وہ عورت اپنے سابقہ شوہر کے پاس آسکتی ہے‘ جب یہ امکان موجود ہے تو اسی امکان کو پیش نظر رکھتے ہوئے حضرات فقہاء کرام نے اس مسئلہ کو لکھا ہے‘ اب اگر کوئی شخص اس کو غلط استعمال کرے تو اس میں فقہاء یا علماء کا قصور تو نہیں؟ بہرحال حقیقت اپنی جگہ حقیقت ہی رہے گی‘ چند ناعاقبت اندیشوں کے غلط طرز عمل کی وجہ سے اس کا انکار تو نہیں کیا جاسکتا‘ بلاشبہ جو لوگ اس کو غلط استعمال کرتے ہیں‘ ان کے لئے حدیث میں لعنت کی وعید بھی آئی ہے‘ فقہائے امت نے اور شریعت مطہرہ نے ایسی کسی صورت حال سے دوچار مجبوری کے بارہ میں یہ اصول وضع کیا ہے اور یہ اصول بھی قرآن کریم نے ہی دیا ہے‘ جیسا کہ ارشاد ہے:

''حتی تنکح زوجاً غیرہ'' یعنی یہاں تک کہ وہ کسی دوسرے سے نکاح کرے‘ تو محض اس قانون کو غلط استعمال کرنے کے اندیشے سے اس نص قرآنی کا انکار جائز ہوگا؟ یا معاشرہ کو اس قانون کو غلط استعمال کرنے کی ممانعت کی ضرورت ہوگی؟

گناہ کا تذکرہ

عبدالرحمن، کوئٹہ

س:...... اگر کوئی لڑکی زنا کی مرتکب ہوئی اور اپنا حمل بھی ضائع کیا‘ بعد میں اس کو اپنی غلطی کا احساس ہوا اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کرلے تو کیا اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کو معاف کردے گا یا نہیں؟ یا اس کے لئے کوئی کفارہ ادا کرنا ہوگا یا پھر وہ خودکشی کرلے‘ اگر اس لڑکی کی شادی ہوجائے تو کیا وہ اپنے شوہر کو سب کچھ بتادے یا ساری زندگی اس کو دھوکا میں رکھے‘ دونوں صورتیں اس کے لئے تکلیف دہ ہیں، ان حالات میں اس کے لئے کیا حکم ہے؟

ج:...... توبہ و استغفار کے بعد اس کو توقع رکھنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اس کے اس جرم عظیم کو معاف فرمادیں گے۔ شوہر کو ان تمام تفصیلات سے آگاہ کرنے کی ضرورت نہیں‘ کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے اس کا پردہ رکھا ہے تو وہ اپنا پردہ فاش نہ کرے‘ اور اپنے گناہ کا تذکرہ کرنا بھی گناہ ہے۔

☆☆............☆☆

ہفت روزہ
ختم نبوۃ
عالمی مجلس

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر — مولانا سعید احمد جلالپوری
علامہ احمد میاں حمادی — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
صاحبزادہ سید محمد سلیمان بنوری — مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
عبداللطیف طاہر — مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۲۷ ۴تا۱۱/ جمادی الاول ۱۴۲۹ھ مطابق ۸تا۱۵/ مئی ۲۰۰۸ء شمارہ:۱۸

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

کمپوزنگ
محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

یہودی مدارس میں عسکریت کی تعلیم	۳	مولانا سعید احمد جلال پوری
میڈیا اور انسانی قدریں	۹	ڈاکٹر سعید الرحمن اعظمی
حضرت مولانا عبدالحمید سواتی رحمہ اللہ	۱۱	ابو یوسف محمد طیب لدھیانوی
اسلام اور مسلمانوں کے خلاف زہریلا پروپیگنڈا	۱۳	جناب ابو فراز
قصیدہ سید نفیس الحسینی	۱۶	مولانا مفتی محمد عیسیٰ صاحب
قادیانی زندیقوں کی اولاد کا حکم	۱۸	مفتی محمد شان منصور پوری
تونسہ شریف کی ڈائری	۲۱	مولانا عبدالعزیز لاشاری
خبروں پر ایک نظر	۲۵	ادارہ

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

زرتعاون بیرون ملک
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ ڈالر

زرتعاون اندرون ملک
فی شمارہ ۷ روپے، ششماہی: ۱۷۵ روپے، سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک - ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:2780337, 4234476 Fax:2780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۴۵۱۴۱۲۲-۴۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road Multan
Ph:4583486-4514122 Fax:4542277

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

مولانا سعید احمد جلال پوری

یہودی مدارس میں عسکریت کی تعلیم

اور

انتہا پسند یہودیوں کا مسلمانوں کے خلاف غیظ و غضب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی!

اسلام، مسلمانوں، دین، دینی مدارس، علماء، طلبہ اور دینی تعلیم کو مطعون و بدنام کرنے، ان کے خلاف پروپیگنڈا مہم چلانے، گز گز کی زبان نکال کر ان کو بے نقط سنانے والوں اور دینی مدارس کو بند، ان میں رائج تعلیم و نصاب تعلیم کو ختم یا تبدیل کرنے کی سفارش کرنے والے یہود و نصاریٰ، ان کے ایجنٹوں اور نام نہاد مسلمان حکمرانوں کو ذرا اس طرف بھی توجہ کرنی چاہئے کہ بی بی سی کے مطابق اسرائیل میں یہودیوں کے باقاعدہ مذہبی مدارس قائم ہیں، جہاں خالص یہودی مذہبی نصاب اور نظام تعلیم رائج ہے، وہاں خالص یہودی مذہبی افراد تیار کئے جاتے ہیں اور انہیں اسرائیل جیسی صیہونی اور خالص یہودی حکومت کی سرپرستی حاصل ہے۔ نہ صرف یہی بلکہ ان یہودی مذہبی مدارس میں باقاعدہ عسکریت اور سپاہ گری کی تعلیم و تربیت کا مکمل انتظام ہے اور وہاں مکمل فوجی ٹریننگ بھی دی جاتی ہے۔

سوال یہ ہے کہ اگر مسلمانوں کے دینی مدارس، ان کی خالص دینی، مذہبی، اسلامی تعلیم، نصاب تعلیم اور پروگرام ناقابل برداشت اور ناقابل قبول ہے، تو یہودی مذہبی مدارس، ان کا یہودی مذہبی نصاب اور نظام تعلیم کیونکر قابل برداشت ہے؟ اگر اسرائیل اور ان کے سرپرست یہودی مدارس، ان کے نظام تعلیم اور نصاب تعلیم کو ختم اور تبدیل کرنے پر زور نہیں دیتے یا ان عسکریت پسند مدارس اور ان کے کٹر بنیاد پرست مذہبی راہ نماؤں، طلبہ اور اساتذہ کے خلاف آواز نہیں اٹھاتے، تو انہیں مسلمانوں کے خالص دینی، مذہبی اور اصلاحی مدارس، ان کے نصاب تعلیم، ان کے اساتذہ، طلبہ اور مذہبی راہ نماؤں سے کیوں پرخاش ہے؟ اور وہ ان کے خلاف کیونکر برسرپیکار ہیں؟

اگر یہودی ان مذہبی مدارس، عسکریت پسند مذہبی راہ نماؤں اور ان کے طلبہ کو اپنا مخالف نہیں سمجھتے تو نام نہاد مسلمان ممالک کے ارباب اقتدار ان خالص اسلام پسند دینی، مذہبی، اصلاحی اداروں، مدارس، ان کے اساتذہ اور طلبہ کو اپنا مخالف کیوں سمجھتے ہیں؟ صرف اس لئے کہ یہودی

اور اسرائیلی حکومت اپنے جھوٹے دین و مذہب کے ساتھ مخلص ہیں، مگر نام نہاد مسلمان اپنے سچے دین و مذہب سے غیر مخلص یا باغی ہیں؟ اگر جواب نفی میں ہے تو بتلایا جائے کہ اس مخالفت و عداوت کی کیا وجہ ہوسکتی ہے؟

کہیں ایسا تو نہیں کہ یورپ، امریکا اور اسلام دشمن سپر طاقتوں کے دباؤ اور ایجنڈے کی تکمیل میں یہ سب کچھ ہو رہا ہو؟ اگر ایسا ہے اور یقیناً ایسا ہے تو کیا یہ نام نہاد مسلمان حکمران اور بے غیرت حکام ان کو یہ نہیں کہہ سکتے کہ اگر مسلمانوں کے دینی مدارس اور ان کا نصاب و نظامِ تعلیم ناقابل برداشت ہے تو یہودیوں کے دینی، مذہبی، مدارس، ان کا نصاب و نظامِ تعلیم اور عسکری تعلیم و تربیت گاہیں کیونکر قابل برداشت ہیں؟ اگر مسلمان مدارس کے خلاف کریک ڈاؤن کیا جاسکتا ہے، ان پر بم برسائے جاسکتے ہیں ان کے طلبہ کو دہشت گرد، تشدد پسند کہا جاسکتا ہے، تو یہودی مدارس اور ان کے طلبہ کے خلاف یہ ”پُروقار“ القاب کیوں نہیں استعمال کئے جاسکتے؟

الغرض اگر مسلمانوں کے دینی مدارس، جہاں فوجی تربیت، سپاہ گری اور عسکریت وغیرہ کسی قسم کی کوئی تعلیم نہیں دی جاتی، اگر یہ ہضم نہیں ہوسکتے تو جن یہودی مذہبی مدارس میں باقاعدہ عسکریت کی تعلیم و تربیت ہوتی ہے، وہ کیونکر قابل برداشت ہیں؟ اگر مسلم دینی مدارس اور طلبہ کے خلاف بولا اور لکھا جاسکتا ہے؟ ان کو بدنام کیا جاسکتا ہے؟ یا ان کے خلاف پوری دنیا میں دہشت گردی کا پروپیگنڈا کیا جاسکتا ہے تو یہودی مذہبی اور عسکریت پسند مدارس کے خلاف کیوں نہیں لکھا اور بولا جاسکتا؟ لیجئے بی بی سی اردو ڈاٹ کام کی اس سلسلہ کی خبر پڑھئے اور فیصلہ کیجئے کہ نام نہاد مسلمان حکام اور متعصب وکٹر یہودیوں کے طرز عمل میں کس قدر زمین و آسمان کا فرق ہے؟ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ گزشتہ دنوں مغربی یروشلم کے اسرائیلی مذہبی اسکول پر ایک شخص نے فائرنگ کرکے آٹھ یہودی مذہبی طلبہ کو قتل کردیا تو اس پر پوری یہودی دنیا چیخ اٹھی، بی بی سی اردو ڈاٹ کام کی خبر ملاحظہ ہو:

”مغربی یروشلم میں ہزاروں کی تعداد میں اسرائیلی اس اسکول کے باہر جمع ہوگئے ہیں، جہاں ایک مسلح شخص کے حملے میں آٹھ افراد ہلاک ہوگئے تھے۔ یہودیوں کے مذہبی اسکول میرکز ہیراف کے باہر جمع غمزدہ لوگ اس وقت آبدیدہ ہوگئے، جب ایک یہودی رابی نے ہلاک ہونے والوں کی میتوں پر دعائیہ کلمات کہنا شروع کئے۔ بی بی سی کے نامہ نگار کرسپن ٹورولڈ کا کہنا ہے کہ لوگوں کی طرف سے غم کے اظہار سے اسرائیلی حکومت پر سخت ردعمل ظاہر کرنے کا دباؤ بڑھ گیا ہے، تاہم اسرائیل نے کہا ہے کہ وہ امن مذاکرات کو ختم نہیں کرے گا۔

اس حملے میں ملوث فلسطینی مسلح شخص اسکول کے قریب ڈرائیور کے طور پر ملازم تھا۔ پولیس نے اس شخص کی شناخت کرلی ہے اور بتایا کہ اس کا نام علاؤ الدین ابودہیم تھا اور مشرقی یروشلم کا رہائشی تھا۔ مشرقی یروشلم میں یہ واقعہ غزہ پر اسرائیلی فوجی کارروائی کے بعد پیش آیا ہے، جس میں ایک سو بیس سے زیادہ فلسطینی ہلاک ہوگئے تھے۔

ہمارے نامہ نگار کے مطابق اسرائیلی سیکورٹی فورسز اس بات کا بغور جائزہ لے رہی ہیں کہ علاؤ الدین ابودہیم کا تعلق کسی مسلح گروپ سے نہیں تھا۔ لبنان میں حزب اللہ تنظیم کے قریبی ذرائع ابلاغ میں شائع ہونے والی خبروں کے مطابق فلسطینیوں کے ایک غیر معروف گروپ جلیل فریڈیم بٹالین یا الشہداء عماد مغنیہ و شہداء غزا نے اس حملے کی ذمہ داری قبول کرلی ہے۔

عماد مغنیہ حزب اللہ تنظیم کے ایک اعلیٰ اہلکار تھے اور وہ دمشق میں بارہ فروری کو ایک بم دھماکے میں ہلاک ہوگئے تھے۔

مذہبی اسکول میں ہلاک ہونے والے تمام اسرائیلی تیس سال سے کم عمر تھے۔ عینی شاہدوں کے مطابق ابودہیم اس

مدرسے کی لائبریری سے اندر داخل ہوئے، جہاں اَسّی (۸۰) طالب علم موجود تھے، ابودہیم نے اندر داخل ہوتے ہی کلاشنکوف سے اندھا دھند فائرنگ شروع کردی۔ طالب علموں میں بھگدڑ مچ گئی اور انہوں نے کھڑکیوں سے باہر چھلانگیں لگانا شروع کردیں۔ اس سے قبل کہ ایک سابق فوجی ابودہیم کو ہلاک کرتا ایک طالب علم نے ابودہیم کو دو گولیاں ماریں۔

بی بی سی کے مشرق وسطیٰ کے امور کے ماہر اور مدیر جرمی بوؤن کا کہنا ہے کہ یہ کوئی عام مدرسہ نہیں تھا بلکہ یہ غرب اردن میں یہودیوں کی آبادکاری کے نظریہ کا منبع ہے۔ اس میں زیر تعلیم زیادہ تر طالب علم مذہبی تعلیم کے ساتھ ساتھ عسکری تربیت بھی حاصل کررہے تھے۔

جرمی بوؤن کے مطابق اس اسکول کے باہر جمع ہونے والوں میں زیادہ تر وہ لوگ شامل تھے جو پہلے ہی ایہود اولمرٹ کی طرف سے فلسطینیوں کے ساتھ مذاکرات کرنے کے مخالف ہیں۔" (بی بی سی اُردو ڈاٹ کام، ۷/مارچ ۲۰۰۸ء)

ان آٹھ یہودی مذہبی طلبہ کی ہلاکت پر ایسا لگتا ہے جیسے دنیا میں کوئی بھونچال آگیا ہو! ورنہ دنیا میں روزانہ سینکڑوں نہیں ہزاروں معصوم و بے گناہ قتل ہورہے ہیں اور ان کو گاجر مولی کی طرح کاٹا جارہا ہے۔ ان میں سے دینی، مذہبی، سیاسی اور مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والوں کے علاوہ جوان، بوڑھے، مردوں، عورتوں کے ساتھ ساتھ معصوم اور شیرخوار بچے بھی ہوتے ہیں مگر ان بے قصوروں کے قتل عام پر کسی کے کان پر جوں نہیں رینگتی، صرف یہی نہیں بلکہ آئے دن بم دھماکے، نام نہاد خودکش حملے، ۵۲ بی کی بمبارمنٹ، راکٹ لانچر اور فاسفورس بم تک گرائے جاتے ہیں، اور آنِ واحد میں ہنستے بستے گھر، بستیاں اور شہروں کے شہر کھنڈرات میں تبدیل کردیے جاتے ہیں، مگر اس پر نہ کوئی ہنگامی صورت حال ہوتی ہے نہ ایمرجنسی لگتی ہے، نہ سیکورٹی کونسل کا اجلاس بلایا جاتا ہے اور نہ ہی اقوام متحدہ کو اس کی مذمت کرنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے، بلکہ وہ ایک معمول کی کارروائی کہلاتی ہے، لیکن دوسری طرف اگر ایک یہودی اسکول کے آٹھ عسکریت پسند طالب علم ہلاک ہوتے ہیں تو سیکورٹی کونسل کا اجلاس طلب کرلیا جاتا ہے، اور اقوام متحدہ اس پر مذمت کرتی ہے اور ہنگامی اجلاس بلالیتی ہے، لیجئے اس سلسلہ کی خبر؟ ملاحظہ ہو:

"مقبوضہ بیت المقدس...... مقبوضہ بیت المقدس میں یہودیوں کے مذہبی اسکول پر فائرنگ کے نتیجے میں ایک حملہ آور سمیت ۹ افراد ہلاک ہوگئے ہیں، دوسری جانب اس واقعے پر شدید عالمی ردعمل دیکھنے میں آیا ہے اور اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے فائرنگ کے واقعے پر اظہار مذمت کرتے ہوئے ہنگامی اجلاس طلب کرلیا ہے۔ واضح رہے کہ مقبوضہ بیت المقدس میں یہودیوں کے مذہبی اسکول میں فائرنگ کرکے آٹھ افراد کو ہلاک اور پینتیس کو زخمی کردیا گیا تھا، فائرنگ کے واقعے کے بعد اسرائیل میں سیکورٹی ہائی الرٹ کردی گئی ہے، اسرائیل نے الزام لگایا ہے کہ حملہ آوروں کا تعلق مشرقی بیت المقدس سے ہے۔"

یہودی مذہبی اسکول پر حملہ آور مسلمان ڈرائیور ابودہیم، اس عسکری تربیت گاہ اور یہودی مذہبی اسکول کے اسلحہ بردار طالب علم کی فائرنگ سے جاں بحق ہوگیا، مگر اس کے باوجود تاحال یہودی بغض و عناد کی آگ کے شرارے فرو نہیں ہوئے انہوں نے اس کا انتقام لینے کے لئے کیا منصوبہ بنایا؟ اور یہودی مذہبی راہ نماؤں کے اس پر کیا جذبات ہیں؟ ملاحظہ ہوں:

"مقبوضہ بیت المقدس (اے پی پی) دنیا بھر میں مسلم دینی مدارس کو دہشت گردی کی آماجگاہ قرار دینے کا پروپیگنڈا کرنے والے صہیونی ملک اسرائیل کے چینل ون ٹی وی نے انکشاف کیا ہے کہ یہودیت کی تعلیم حاصل کرنے والے ۳ نوجوانوں نے اپنی درس گاہ پر حملے کا مسلمانوں سے بدلہ لینے کا منصوبہ بنالیا ہے۔ ٹی وی چینل کے مطابق تینوں یہودی نوجوان مسجد اقصیٰ سے وابستہ کسی نامور مسلمان پر حملہ کرنا چاہتے ہیں۔ یہودی مذہبی درسگاہ پر حملے کے بعد ۳ یہودی طلباء نے

اپنے منصوبے کے حوالے دوربیوں (یہودی مذہبی عالم) سے ملاقات کی ایک ربی نے حملے کا منصوبہ بنانے والے یہودی طلباء کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کیا، جبکہ تل ابیب کے نواحی علاقے میں رہائش پذیر ایک ربی نے منصوبے کی منظوری دے دی ہے۔اس منصوبے کا ہدف مسجد اقصیٰ سے منسلک ایک مسلم عالم دین کو جسمانی ضرر پہنچانا ہے۔اس ضمن میں اب تک کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی، جبکہ پولیس حکام کا کہنا ہے کہ وہ یہودی درسگاہ پر حملے کے ردعمل میں کسی بھی واقعے کے لئے تیار ہے۔“ (روزنامہ امت کراچی، ۱۲/مارچ ۲۰۰۸ء)

مسلمانوں کے خلاف انتہا پسندی و دہشت گردی کا ڈھنڈورا پیٹنے اور بھونڈا راگ الاپنے والے شورہ پشت یہودیوں نے اپنے چند طلبہ کی ہلاکت کا بدلہ لینے کے لئے کس انتہا پسندی، دہشت گردی کا منصوبہ بنایا ہے؟ اور اس سلسلہ میں وہ کہاں تک آگے جانے والے ہیں؟ ان کے مذہبی پیشوا مسلمانوں، ان کی مقدس عبادت گاہوں اور مذہبی راہ نماؤں کو کیا مزہ چکھانا چاہتے ہیں؟ ملاحظہ ہو:

”بیت المقدس (ثناء نیوز) اسرائیل کے انتہا پسند مذہبی رہنماؤں نے حال ہی میں مذہبی اسکول پر حملہ آور کا بدلہ لینے کے لئے مسجد اقصیٰ پر حملہ کرنے کا فتویٰ دیا ہے۔مڈل ایسٹ اسٹیڈی سینٹر کی رپورٹ کے مطابق تین اعلیٰ سطحی مذہبی پیشواؤں نے مشترکہ طور پر جاری ایک فتوے میں کہا ہے کہ یہودی شریعت کی رو سے یہودی شہریوں کے قتل کے بدلے مخالف مذہب کے مقدس مقامات کو نشانہ بنایا جاسکتا ہے۔شریعت کی رو سے مسجد اقصیٰ کو یہودی شہریوں کے بدلے مسمار کیا جاسکتا ہے، کیونکہ فلسطینی مسلمان بھی یہودی آبادکاروں کو نشانہ بنارہے ہیں۔مشورے میں مزید کہا گیا ہے کہ ان کی شریعت نہ صرف مذہبی مقامات پر حملوں کی اجازت دیتی ہے بلکہ ایک عام یہودی کے بدلے دوسرے مذہب کے اعلیٰ سطحی راہنماؤں کو بھی قتل کیا جاسکتا ہے۔“ (روزنامہ جنگ کراچی، ۱۳/مارچ ۲۰۰۸ء)

اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ یہودی اپنے دین و مذہب، مذہبی درس گاہوں، اپنے مذہبی طلبہ اور اپنے مذہبی لوگوں کے بارہ میں کس قدر حساس ہیں؟ جو یہودی آئے دن مسلمانوں کی مقدس شخصیات، ان کے معصوم شہریوں، جوانوں، بوڑھوں، بچوں اور خواتین کو تہ تیغ کرتے ہیں اور مسلمان آبادیوں پر بمباری کرکے ان کے شہروں کو کھنڈرات بنارہے ہیں، اگر ان کے چند طلبہ، کسی ردعمل میں مارے جاتے ہیں اور ان کا قاتل ان کی تیغ جفا سے بچ کر بھی نہیں جاسکا، مگر بایں ہمہ وہ اس قدر بپھر چکے ہیں کہ انہوں نے یک آواز ہوکر فتویٰ صادر کردیا کہ ان آٹھ عسکریت پسند مذہبی طلبہ کے بدلہ اور انتقام میں مسلمان مذہبی راہ نماؤں، ان کی مقدس عبادت گاہوں حتیٰ کہ مسجد اقصیٰ کو بھی نشانہ بنانا جائز ہے۔

اس موقع پر ہم دنیا بھر کے انصاف پسند افراد، جماعتوں، مسلمانوں، دینی مذہبی راہ نماؤں، اخبارات و میڈیا کے ذمہ داروں اور ارباب قلم سے عرض کرنا چاہیں گے کہ اگر مسلمانوں، مسلمان مدارس، دینی، مذہبی اداروں کے خلاف یہودیوں، ان کے ایجنٹوں، ان کے وفاداروں اور ان کے نمک خواروں اور ان کے زرخرید غلاموں کی زبان وقلم حرکت میں آسکتے ہیں تو حق و انصاف کے علمبرداروں کی زبان وقلم ان یہودی مدارس کے خلاف حرکت میں کیوں نہیں آسکتے؟ صرف اس لئے کہ یہودی مدارس کو یورپ و امریکا اور سپر طاقتوں کی سرپرستی حاصل ہے؟ اور مسلمان دینی مدارس اس سے محروم ہیں؟ اگر ایسا نہیں تو آپ بھی اس حقیقت کو اجاگر کریں اور اپنی تمام تر صلاحیتوں کو حق کا ساتھ دینے کے لئے بروئے کار لائیں، یہ آپ کا دینی، مذہبی، سیاسی، اخلاقی اور قانونی فرض بنتا ہے، اگر آپ نے اس سلسلہ میں خاموشی اختیار کی تو نہ صرف یہ کہ آپ اپنا وزن ان ظالموں کے پلڑے میں ڈالنے والے ہوں گے بلکہ تاریخ میں آپ کا نام بھی ان ظالموں کی فہرست میں لکھا جائے گا۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

درس حدیث

کھانے کے آداب واحکام

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

جذامی کے ساتھ کھانا

"حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جذامی کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ پیالے میں ڈالا، پھر فرمایا: کھا اللہ کے نام کے ساتھ، اللہ تعالیٰ پر اعتماد کرتے ہوئے اور اس پر بھروسہ کرتے ہوئے۔"

(ترمذی، ج:۲، ص:۴)

تشریح:

یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت توکل، اعتماد علی اللہ اور مضبوطیٔ قلب کی دلیل ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ: مجذوم سے ایسے بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو' اور ایک حدیث میں ہے کہ: وفدِ ثقیف میں ایک مجذوم آرہا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے راستے ہی میں اس کو پیغام بھجوایا کہ: "ہم نے تمہیں بیعت کرلیا، تم واپس لوٹ جاؤ" ان احادیث میں ضعفاء کی رعایت ہے کہ عام لوگوں سے اس کا تحمل مشکل ہے، اقویاء کا حکم اور ہے، ضعفاء کا دوسرا۔

مومن ایک آنت میں کھاتا ہے

"حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مومن ایک آنت میں کھاتا ہے۔" (ترمذی، ج:۲، ص:۴)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک کافر، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان ہوا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے ایک بکری کا دودھ دوہنے کا حکم فرمایا، بکری کا دودھ دوہا گیا، تو اس نے سارا دودھ پی لیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری بکری دوہنے کا حکم فرمایا، اس نے وہ بھی پی لیا، یہاں تک کہ اس نے سات بکریوں کا دودھ پی لیا۔ اگلے دن صبح کو وہ شخص مسلمان ہوگیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے ایک بکری کے دوہنے کا حکم فرمایا، اس نے اس کا پورا دودھ پی لیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دوسری بکری کے دوہنے کا حکم فرمایا تو وہ شخص اس کو پورا نہ پی سکا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔"

(ترمذی، ج:۲، ص:۴)

تشریح:

دوسری حدیث میں جو قصہ ذکر کیا گیا ہے، اس سے اس حدیث کی تشریح ہوجاتی ہے، یعنی مومن صبر و قناعت کے ساتھ کھاتا ہے، کھانے سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھتا ہے، اس لئے اس کو تھوڑا کھانا کافی ہوجاتا ہے، بخلاف اس کے کافر حرص و طمع کے ساتھ کھاتا ہے اور کھانے سے پہلے بسم اللہ شریف نہیں پڑھتا، اس لئے اس کے کھانے میں بے برکتی ہوتی ہے، اس کا پیٹ بھر بھی جائے تب بھی اس کی نیت نہیں بھرتی، گویا حدیث شریف میں تعلیم فرمائی گئی ہے کہ مومن کو حرص و طمع کے ساتھ نہیں کھانا چاہئے، بلکہ بسم اللہ شریف پڑھ کر، صبر و قناعت کے ساتھ بقدرِ ضرورت کھانا چاہئے اور پورا پیٹ بھرنے بلکہ پیٹ بھر جانے کے بعد جی بھر کر کھانے کی ہوس نہیں کرنی چاہئے۔

حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: اطباء لکھتے ہیں کہ آنتیں چھ ہوتی ہیں، جبکہ اس حدیث پاک میں سات آنتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ حدیث میں ساتویں آنت سے مراد معدہ ہے، واللہ اعلم!

ایک آدمی کا کھانا دو کو کافی ہوتا ہے

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: دو آدمیوں کا کھانا تین کو کفایت کرتا ہے، اور تین آدمیوں کا کھانا چار کو کفایت کرتا ہے۔ حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت جابر اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ایک کا کھانا دو کو کفایت کرتا ہے اور دو کا چار کو اور چار کا آٹھ کو کفایت کرتا ہے۔"

(ترمذی، ج:۲، ص:۴)

تشریح:

کفایت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر کھانا صرف اتنا ہو کہ ایک آدمی کا پیٹ بھر سکے تو اگر وہ دوسرے آدمی کو بھی اس میں شریک کرلے تو ان شاء اللہ اگلے وقت تک کے لئے دونوں کو کافی ہوجائے گا اور دونوں کی بھوک ختم ہوجائے گی، اسی طرح دو آدمیوں کا کھانا تین کو اور تین کا چار آدمی کھا کر اگلے وقت تک کے لئے گزارا کرسکتے ہیں۔

اس حدیث پاک میں ترغیب دی گئی ہے کہ اگر دوسرا آدمی بھوکا ہو تو اس کو بھی کھانے میں شریک کرلیا جائے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تنگی اور عسرت میں تھے، اس لئے ان کو ایثار و مروت کی تلقین کی گئی۔

ڈاکٹر سعید الرحمن اعظمی

میڈیا اور انسانی قدریں

تاریخ انسانی نے ہر زمانے میں میڈیا کی افادیت کو سراہا اور تسلیم کیا ہے اور اس کی نافعیت ہر زمانہ میں برقرار رہی ہے، البتہ دورِ حاضر میں یہ انسانی زندگی کی ایسی ضرورت ہوگئی ہے، جسے کبھی اس کے تن سے جدا نہیں کیا جاسکتا، یہ کبھی انسانیت کو تعمیر و ترقی اور فلاح و بہبود کی منزل تک لے جانے اور کبھی اس کے محل کو مسمار اور تاراج کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے تو کبھی افراد و قوم کے عزم و حوصلہ کی تلوار کو زنگ آلود کرنے اور کبھی ان کے اخلاق و کردار کو جلا بخشنے میں ایک موثر کردار ادا کرتا ہے بلکہ یہ کہنا زیادہ مناسب ہوگا کہ یہ دودھاری تلوار کی مانند ہے، جہاں اس کا صحیح اور درست استعمال، انسانیت کے تن مردہ میں جوش و ولولہ کی روح پھونکتا ہے، وہیں اس کا غلط اور بے جا استعمال انسانی زندگی کے لئے سم قاتل ثابت ہوتا ہے۔

دورِ حاضر میں ذرائع ابلاغ اور میڈیا کی ترقی اور اس کی اہمیت کا اندازہ اس طور پر بھی کیا جاسکتا ہے کہ یہ انسانی زندگی کے تمام شعبوں پر چھایا ہوا ہے، اس کے اثر و رسوخ کا عالم یہ ہے کہ شہر تو شہر گاؤں، دیہات کی زندگی میں بھی یہ خون کی طرح دوڑ رہا ہے، علم و دانش کے بڑے بڑے اداروں، صنعت و تجارت کی عالمی منڈیوں، بڑی بڑی سیاسی پارٹیوں کی شہرت کا سارا کھیل میڈیا کے سر ہے اور عالمی سیاست کی بساط پر تو میڈیا اس طرح عصائے قاہری لئے بیٹھا ہے جس طرح عہد کہن میں راجہ مہاراجہ چوپال میں بیٹھ کر اپنے پرجوں پر بار فرمان لادا کرتے تھے اور کسی کو کیا مجال کہ چوں کردے، موجودہ ذرائع ابلاغ میں انٹرنیٹ اور ٹیلی ویژن کو جو مقام حاصل ہے وہ دوسرے ذرائع ابلاغ جیسے ریڈیو، اخبار وغیرہ کو حاصل نہیں۔

لیکن تاریخ اسلامی کے ذخیرہ کی ورق گردانی کرنے والا اس بات کو بخوبی جانتا ہے کہ جس وقت اسلام کی کرنیں وادی بطحا کے ریگزاروں سے پھوٹ رہی تھیں اور اس کی شعاعیں مغرب و مشرق کے خطوں کو جگمگا رہی تھیں، اسی روز سے اسلام نے میڈیا کی اہمیت کی طرف لوگوں کی نگاہوں کو پھیرا اور اپنے عالمی دین اور آفاقی پیغام کی ترویج و اشاعت میں میڈیا کی مختلف اصناف کا استعمال کیا، کبھی اس نے اپنے پیغام کے لئے خطابت کا راستہ اختیار کیا تو کبھی خط و کتابت کی راہ اختیار کی، کبھی اپنے رب کریم کی طرف بلانے کے لئے علم و حکمت کے دامن کو سنبھالا تو کبھی اس نے شیریں دہانی سے گفتار دلبرانہ کا نمونہ پیش کیا، لہٰذا یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ میڈیا نے اسلام کی آغوش میں آنکھ کھولی اور اس کے سایہ میں وہ پروان چڑھا، کیونکہ اسلام اپنے جلو میں ایک عالمی اور آفاقی دین لے کر نمودار ہوا تھا، جس کا عالمی اور آفاقی پیغام نوع انسانی کے ساتھ شفقت و محبت کرنا تھا، انہیں امن و سلامتی کے ساتھ زندگی کے مراحل طے کرنے کا سلیقہ سکھانا تھا، ان کے درمیان اخوت و بھائی چارگی کی روح پرور فضا قائم کرنی تھی، نیکیوں کی طرف بلانا اور برائیوں سے بچانا تھا، چنانچہ اس بنیادی اور طاقتور نظریہ کا مثبت نتیجہ یہ تھا کہ اس کا عالمگیر پیغام زبان و قلم کے سائے میں ایک سرزمین سے دوسری سرزمین تک اپنی روحانی کرنیں بکھیرتا رہا، اور انسانیت کی کشت ویراں کو سیراب کرتا رہا اور بھٹکے ہوئے آہوں کو کھینچ کھینچ کر سوئے حرم لاتا رہا، یہاں تک کہ پہلی صدی کے اخیر تک اس کا پرچم دنیا کے اکثر و بیشتر حصہ پر لہرانے لگا اور دنیا کی ایک کثیر آبادی اس کی آغوش میں پناہ لینے لگی۔

ہر صاحب فکر و نظر یہ تسلیم کرتا ہے کہ زبان و قلم دونوں افکار و نظریات کی ترویج و اشاعت کا سرچشمہ ہیں مگر دونوں کے استعمال میں قدرے فرق ہے تاثیر دونوں کی مسلم ہے، چنانچہ قلم کے ذریعہ واقعات و حوادث کی تصویر کشی اور اس کی تفصیل و تشریح اور خبروں کی منتقلی کا کام کیا جاتا ہے، اس کے ذرائع میں سے انٹرنیٹ، ٹیلی ویژن اور ریڈیو ہے، دوسری طرف زبان کے ذریعہ بھی افکار و خیالات، نظریات و رجحانات منتقل کئے جاتے ہیں، مگر اس کے لئے بیان و خطابت کو وسیلہ بنایا جاتا ہے اور یہ کام کانفرنسوں، جلسہ و جلوس میں کسی مسئلہ کو پیش کرکے یا قراردادیں منظور کرکے کیا جاتا ہے اور قرآن کریم میں جو لفظ ''بلاغ'' استعمال کیا گیا ہے، اس کا مفہوم ہی کلام کو دوسروں تک پوری دیانت داری اور سچائی کے ساتھ پہنچانا ہے اور ''بلاغ'' یعنی پہنچانے کا انداز و اسلوب زمانے کی کروٹوں کے ساتھ بدلتا رہتا ہے۔

لیکن طریقہ کار کے اختلاف کے باوجود ان کا نصب العین ہمیشہ ایک رہا اور وہ نصب العین ہے افراد و قوم کے درمیان اتحاد، سالمیت کا تحفظ، سماج میں محبت اور یگانگت، میل جول، بھائی چارگی اور رواداری کے جذبات کو مستحکم بنانا، اخلاقی اقدار کو فروغ اور قومی کردار کی تعمیر کرنا، تخریب کاری، نفرت و عداوت، عصبیت و جہالت، غلط بیانی اور پروپیگنڈے سے دور رہنا، یہیں سے قرآن و حدیث کے اندر آئے ہوئے لفظ ''بلاغ'' کی اہمیت کا اندازہ ہوتا اور عصر حاضر میں اس کی حیثیت کا پتہ چلتا ہے، لیکن ان حقائق کے باوجود افسوس صد افسوس کہ دورِ حاضر کا عالمی میڈیا اسلام اور

مسلمانوں کے سلسلہ میں وہی دہراتا ہے جو اسے استاذ ازل نے روز اول سے سکھا رکھا ہے، آج کا عالمی میڈیا جس پر یورپ کی اجارہ داری ہے، اپنی تمام تر سرگرمیاں اور اپنے تمام وسائل کا استعمال، اسلام کی شان وشوکت کو کم کرنے، اس کی تہذیب وثقافت کے روشن چہرے کو مسخ کرنے، اس کے آفاق گیر پیغام کی دھجیاں بکھیرنے اور غلط بیانات اور پروپیگنڈوں کے ذریعہ اس کی آہنی دیوار میں شگاف ڈالنے کے لئے کر رہا ہے، وہ عالم اسلام اور مسلمانوں کو ہر جگہ رسوا و بدنام کر کے ان کے عزم وحوصلہ کو ختم کردینا چاہتا ہے اور اس کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا ہے کہ انہیں یاس وقنوط کی ایسی گہری کھائی میں دھکیل دیا جائے کہ جہاں سے کامیاب اور زندہ قوم کے مستقبل کے امکانات کے تمام دروازے بند ہوجاتے ہیں اور عظمت رفتہ کی بازیابی کی راہ میں شکست خوردگی کے احساس کا ایسا بھاری پتھر رکھ دیا جائے کہ اس کے بارے میں سوچنے کے سارے سوتے خشک ہوجائیں، اسلام اور مسلمانوں کے خلاف یہ مذموم ذہنیت اور ناپاک سازشیں جن کے بوجھ تلے عالم اسلام کراہ رہا ہے، یورپ اور اسرائیل کے ظالم حکمرانوں کی ماتحتی میں انجام دی جارہی ہیں، جنہوں نے آزادئ رائے، انصاف پسندی، قوموں کے حقوق کا احترام اور آپسی تعاون اور خیر سگالی کا ڈھنڈورا پیٹ رکھا ہے، اور دنیا کو یہ باور کرانے کی کوشش کی جارہی ہے کہ امن وسلامتی کا پرچم بردار اگر دنیا میں کوئی ہے تو وہ یورپ اور اسرائیل ہے، کس قدر اندھیر ہے کہ بھیڑیا اپنے کو بکریوں کا محافظ قرار دے رہا ہے اور دنیا کی حماقت بھی قابل تعریف ہے کہ امن کی دھجیاں بکھیرنے والوں اور انسانوں کا لہو پینے والے درندوں اور ان کی تڑپتی، سڑتی، گلتی لاشوں کو دیکھ کر تھرکنے والوں کو واقعتاً امن و سلامتی کا ضامن تصور کر رہی ہے، ایسا کیوں ہے؟ اس لئے کہ یورپی میڈیا نے اقوام عالم کو ایسی افیون کی گولی کھلادی ہے کہ پوری دنیا میڈیائی افیون سے مدہوش ہے، کیا آج آپ کو عالمی میڈیا کے اندر سچائی وامانت داری کی کوئی جھلک نظر آتی ہے، کیا اس کے اندر عوام کے احساسات و جذبات کے احترام کی کوئی کرن دکھائی دیتی ہے؟ اور مسلمانوں کے تعلق سے واقعہ کی صحیح تصویر کشی کے کسی ادنیٰ نمونہ کی کوئی جھلک جو تصویر کے سچے رخ کو پیش کردے؟ آج کا عالمی میڈیا عالم اسلام کی تمام تر علمی اور ثقافتی سرگرمیوں اور نوع انسانی کی تعمیر وترقی میں ان کی تمام تر کدوکاوش اور جہد پیہم پر اس طرح پردہ ڈالتا ہے جیسے عالم اسلام پر کبھی تہذیب و ثقافت، علوم وفنون کی فصل بہار گزری ہی نہیں، حالانکہ پوری دنیا بالخصوص یورپ کے ظلمت کدوں کو علم سے روشناس کرانے والا اسلام اور اس کے ماننے والے ہیں، اس کے برعکس کسی غیر اسلامی ملک کے معمولی سے واقعہ کو پہاڑ بنا کر پیش کرتا ہے اور اس کو عالمی منظر نامے پر لانے کے لئے اپنی تمام کوشش صرف کردیتا ہے اور غیر معمولی اہمیت کے ساتھ اس کو دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے، چاہے پیش کردہ تصویر اور حقیقی تصویر میں واضح تضاد پایا جاتا ہو، لہٰذا اگر آج ہم انسانی قدروں کی بات کریں اور عالمی میڈیا کے میدان میں اس کو تلاش کریں تو یہ دیوانے کی بڑ سے کم نہیں، کیونکہ آج اس کا نصب العین صرف اور صرف مسلمانوں کے مضبوط و مستحکم وجود کو کمزور کرنا، اس کی ثقافت وتہذیب کو ملیامیٹ اور اس کی جڑوں کو کھوکھلا کرنا ہے، بلکہ یہ کہنا زیادہ مناسب ہوگا کہ آج کا مغربی میڈیا عالم اسلام اور پیروان اسلام کے خلاف عسکری یلغار کا ایک رمز ہے، اس کی اس طرح کی یورش اور اس کی بیناپاک ذہنیت کی ابتدا تو طلوع اسلام سے آج تک قائم ہے، جس کا اظہار قرآن کریم نے چودہ سو سال پہلے کردیا تھا اور قوم مسلم کو یوں خطاب کرکے آگاہ کیا تھا:

”یہودی اور عیسائی تم سے ہرگز راضی نہ ہوں گے جب تک تم ان کے طریقے پر نہ چلنے لگو، صاف کہہ دو کہ راستہ بس وہی ہے جو اللہ نے بتایا ہے۔“ (البقرہ)

لہٰذا ہمارا خیال ہے کہ موجودہ میڈیا کا جو غلط استعمال ہورہا ہے یعنی نوع انسانی کے دامن کو تارتار کرنے، امت مسلمہ کے خلاف پروپیگنڈا کرنے، اسے دہشت گرد قرار دینے، اس کے خلاف رائے عامہ کو ہموار اور نوع انسانی سے اس کو الگ تھلگ کرنے کی مذموم حرکتوں کی توقع وحشی جانوروں سے بھی نہیں کی جاسکتی ہے، چہ جائیکہ مہذب انسانوں سے ان کا صدور ہو، کس قدر عقل کو مبہوت کردینے والی بات ہے کہ جانوروں کی سوسائٹی اور ان کا سماج اس طرح کے وحشیانہ اعمال سے پاک ہو مگر انسان کہلانے والی مہذب قوم کا سماج اس طرح کی قبیح لعنتوں میں گلے گلے ڈوبا ہوا ہو، عقل حیران ہے کہ اس نوع کے سماج کو کس عنوان سے یاد کرے۔

میڈیا کا یہ دورخاپن نہ صرف تشویشناک ہے بلکہ پوری نوع انسانی کو تباہی کے دہانے سے قریب تر کرنے کی ایک گھناؤنی کوشش ہے، چنانچہ آج میڈیا پر جن لوگوں کا تسلط ہے، ان کا یہ انسانی فرض بنتا ہے کہ وہ اس کو تعمیر اور انسانیت کے دکھ درد کا مداوا کرنے کے لئے استعمال کریں، نہیں تو وہ دن دور نہیں ہے جب میڈیا کا یہ زہر خود ان کے وجود میں سرایت کرجائے گا اور ان کے وجود کو مٹا کر دم لے گا، کیونکہ یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ ”چاہ کن راچاہ درپیش“ اسی لئے یورپ کے میڈیا کے اجارہ داروں کو ہوش کا ناخن لینا چاہئے اور حکمت ودانائی کی راہ اپنا کر انسانیت کی حفاظت کا سامنا کرنا چاہئے۔

☆☆..........☆☆

ابو یوسف محمد طیب لدھیانوی

مفسر قرآن حضرت مولانا عبدالحمید سواتیؒ

حیات وخدمات

امام اہل سنت، شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا محمد سرفراز خان صفدر مدظلہ کے چھوٹے بھائی، مدرسہ نصرۃ العلوم جامع مسجد نور گوجرانوالہ کے بانی و مہتمم، مفسر قرآن و شیخ الحدیث حضرت مولانا صوفی عبدالحمید خان سواتیؒ طویل علالت کے بعد اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت اقدس سید نفیس شاہ صاحبؒ کی رحلت کا صدمہ اور غم ابھی ہلکا ہوا نہیں تھا کہ ایک اور صدمہ آ پہنچا..... مفسر اعظم پاکستان حضرت صوفی صاحب مرحوم کا شمار بھی اکابر علماء کرام میں ہوتا ہے۔

آپؒ ۱۹۱۷ء میں ہزارہ کے مقام کڑمنگ بالا میں پیدا ہوئے، دارالعلوم دیوبند کے ممتاز فضلاء میں سے تھے۔

آپ کا تعلق بیعت شیخ الاسلام سید حسین احمد مدنیؒ کے بعد حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ سے تھا۔ شیخ الاسلام سید حسین احمد مدنیؒ کے مرید و شاگرد اور امام اہلسنت حضرت مولانا عبدالشکور لکھنوی فاروقیؒ کے نمایاں شاگردوں میں سے تھے۔

آپؒ کو حکیم الامت حضرت مولانا شاہ اشرف علی تھانویؒ اور امام انقلاب حضرت مولانا عبیداللہ سندھیؒ سے شرف ملاقات اور امیر مالٹا حضرت مولانا عزیر گلؒ اور مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندیؒ سے خط وکتابت کا شرف بھی حاصل تھا۔

حضرتؒ نے دینی علوم کے ساتھ ساتھ نظامیہ طبیہ کالج حیدرآباد دکن سے طب میں گریجویشن بھی کیا ہوا تھا۔ کالج میں چاروں سال ممتاز پوزیشن حاصل کی۔

تقریباً پچاس سے زائد آپ کی تصانیف ہیں، جن میں درس قرآن کریم پر مشتمل تفسیر ''معالم العرفان فی دروس القرآن'' کو اردو کی سب سے بڑی تفسیر شمار کیا جاتا ہے جو کہ بیس ضخیم جلدوں میں آپ کا بہت بڑا علمی کارنامہ ہے، آج درسِ قرآن دینے والا کوئی عالم دین اس کے مطالعہ سے بے نیاز نہیں، بلکہ عامۃ المسلمین بھی اس سے بہت استفادہ کر رہے ہیں۔ تیرہ ہزار سے زائد صفحات پر پھیلی ہوئی اس تفسیر کی وجہ سے علمی دنیا آپ کو مفسر اعظم پاکستان کے نام سے یاد کرتی آرہی ہے۔

آپؒ یہ تفسیر کا درس بعد نماز فجر جامع مسجد نور میں ۱۹۵۲ء سے روزانہ کافی عرصہ دیتے رہے، پھر ہفتہ میں چاردن ہفتہ، اتوار، پیر، منگل کو درسِ قرآن اور بدھ جمعرات دو دن حدیث کا درس دینے کا معمول رہا۔

اسی طرح حضرت صوفی صاحبؒ کی تصانیف میں دروس الحدیث، خطبات سواتی، نماز مسنون، شمائل ترمذی مترجم، مقالات سواتی، مجموعہ رسائل، دلیل المشرکین، صحیح مسلم کا مقدمہ، مولانا عبیداللہ سندھیؒ کے علوم وافکار اور دیگر تصانیف شامل ہیں۔

آپ نے ۱۳۷۲ھ مطابق ۱۹۵۲ء میں بے سروسامانی کے عالم میں صرف اللہ پر بھروسہ فرماتے ہوئے مدرسہ نصرۃ العلوم و جامع مسجد نور کی بنیاد رکھی، جہاں اس سے قبل ایک غلیظ اور گہرا جوہڑ موہن سنگھ کے نام سے مشہور تھا جسے پُر کرنے کے لئے اہل گوجرانوالہ نے آپ کے معاونین کا بھرپور ساتھ دیا۔

بنیاد رکھتے وقت اہل بدعت اور دین دشمنوں کی طرف سے جو مشکلات اور پریشانیاں آئیں، اس کی مستقل ایک تاریخ ہے، بہرحال حضرتؒ دین اسلام کی سربلندی کی خاطر تمام پریشانیوں اور مصائب کو خندہ پیشانی سے برداشت فرماتے رہے، آپ کی محنت اور لگن ہی کا نتیجہ ہے کہ گوجرانوالہ شہر میں مدرسہ نصرۃ العلوم اسلام کا بڑا قلعہ شمار کیا جاتا ہے۔

الحمدللہ نہ صرف پاکستان بلکہ مشرق سے مغرب تک دنیا کے کئی ممالک مثلاً افغانستان، ایران، انڈیا، بنگلہ دیش، کشمیر، برطانیہ، امریکا، افریقہ، مراکش، روس، ملائیشیا، آسٹریلیا سے آکر تشنگانِ علوم اسلامیہ علم کی پیاس بجھا رہے ہیں۔

حضرت سواتیؒ ابتداء سے ۱۹۹۰ء تک مدرسہ کے مہتمم اور ۲۰۰۳ء تک جامع مسجد نور کی خطابت کے فرائض انجام دیتے رہے، پھر آپ کی شدید علالت اور ضعف کی وجہ سے یہ کام اور ذمہ داری آپ نے اپنے بڑے صاحبزادے حضرت مولانا محمد فیاض خان سواتی کو سونپ دی۔

حضرتؒ کے برادر کبیر امام اہلسنت محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر مدظلہ ۱۹۵۶ء سے مدرسہ نصرۃ العلوم میں ناظم تعلیمات اور چند سالوں کے بعد شیخ الحدیث کے منصب پر فائز ہوئے۔ آپ نے تدریسی، تصنیفی میدان میں بے انتہا محنت فرمائی۔

آپ کی بے شمار کتب عوام وخواص میں مقبول

ہیں۔ حضرت مولانا محمد سرفراز مدظلہ کئی میل کا سفر گکھڑ منڈی سے طے فرما کر مدرسہ نصرۃ العلوم پڑھانے تشریف لاتے رہے اور مسلسل ۲۰۰۱ء تک شیخ الحدیث کے منصب پر فرائض انجام دیتے رہے، بعدازاں انہوں نے اپنی شدید علالت اور ضعف کے باعث معذوری کا اظہار فرمایا تو آپ کے علمی جانشین اور خلیفہ مجاز علامہ زاہد الراشدی مدظلہ ان کے منصب پر فائز ہوئے، الحمدللہ! اب تک بخوبی فرائض انجام دے رہے ہیں۔

حضرت صوفی صاحبؒ کی ساری زندگی قناعت، صبر، شکر، تواضع اور سادگی سے لبریز تھی، زندگی کا اکثر حصہ مدرسہ کے چہار دیواری ہی میں گزرا۔ حضرتؒ کا ریکارڈ رہا ہے کہ مدرسہ میں ہی ساری زندگی گزری اس نصف صدی کے عرصہ میں ۳/۲ مرتبہ مدرسہ سے باہر تشریف لے گئے، چونکہ والد محترم مولانا عبدالرزاق لدھیانوی (کراچی) کے بھی استاد و مربی تھے، وہ فرمانے لگے کہ میری ازدواجی نسبت حضرتؒ ہی نے طے فرمائی (گوجرانوالہ میں ہمارے ننھیال ہیں) تو نانا جان دامت برکاتہم کے بہت اصرار کرنے پر حضرت صوفی صاحبؒ گاؤں تلونڈی موسیٰ خان (جو کہ شہر سے ۱۲/۱۳ میل کا سفر) جانے پر رضامند ہوگئے۔ چنانچہ طویل سفر تانگہ پر بیٹھ کر طے فرمایا اور نکاح پڑھا کر فوراً مدرسہ تشریف لے گئے، یہ ہے حضرتؒ کی انتہائی سادگی اور بے تکلفی کا عالم۔ حضرت والد صاحب کا شمار مدرسہ نصرۃ العلوم کے ابتدائی طلبہ میں ہوتا ہے۔

بندہ کا حضرت والد صاحب کے ہمراہ جب بھی گوجرانوالہ جانا ہوا اپنے استاد محترم حضرت صوفی صاحبؒ کے پاس ضرور لے جاتے، حضرت سے ملاقات کرکے دل کو انتہائی سکون ہوتا تھا، ملاقات کے دوران حضرت صوفی صاحبؒ کراچی کے حالات کے بارے میں، جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کے متعلق ایک ایک بات پوچھتے، جامعہ کی ترقی و خوشحالی پر بہت خوشی کا اظہار فرماتے۔

حضرتؒ کا شروع سے معمول رہا کہ نماز جمعہ کے بعد عوام وخواص کو اپنے دفتر اہتمام میں چائے، کیک اور بسکٹ وغیرہ سے تواضع فرماتے، متعدد حضرات شریک ہوتے، نیز مفید باتوں، مشوروں مسائل اور دیگر دینی باتوں سے مستفید فرماتے، اور اہل محلہ اڑوس پڑوس کے مسائل، شکایات کو سن کر مفید مشورے دیتے اور آپس میں محبت بھائی چارگی سے رہنے کا درس دیتے۔

حضرتؒ سے ملاقات کے لئے اہل محلہ کا کوئی فرد یا ادنیٰ سے ادنیٰ شخص حتی کہ خاکروب بھی آجائے تو خوب خاطر تواضع فرماتے، رات کے وقت اگر باہر سے کوئی مہمان آجاتا تو حکم فرمادیتے کہ کمرہ یا مہمان خانہ میں آرام کرنے دیا جائے، خادمین کو ہدایات فرمادیتے کہ صبح کا ناشتہ وغیرہ کا بندوبست کردینا، دو چار روز بعد وہ شخص جانے لگتا تو حضرت فرماتے کہ خدمت میں کوتاہی ہوگئی ہو تو معاف کردینا، اور ساتھ ہی جیب سے رقم نکال کر اس کے ہاتھ میں تھمادیتے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت صوفی صاحبؒ کو ذہانت و حافظہ کا وہ ملکہ عطا فرمایا تھا کہ بے شمار احادیث زبانی یاد تھیں، حتی کہ راویوں کے نام تک ازبر تھے، بہت ہی بارعب شخصیت تھے، اتنے باہمت تھے کہ باوجود ضعف اور کمزوری کے جب منبر پر بیان کے لئے بیٹھتے تو ڈیڑھ، ڈیڑھ گھنٹہ تقریر فرمالیتے۔

حضرت صوفی صاحبؒ نے ساری زندگی قال اللہ و قال رسول، دین اسلام کی اشاعت، امر بالمعروف ونہی عن المنکر، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی اتباع کرتے کرتے گزاری۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرتؒ کی دینی خدمات وحسنات کو قبول فرمائے، کروٹ کروٹ اپنے جوار رحمت میں جگہ نصیب فرمائے، جنت الفردوس نصیب فرمائے، تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ ☆

حسین ترین کاوش

اشتیاق احمد
بازار لوہاراں، جھنگ صدر
۸/ مارچ ۲۰۰۸ء

محترم ومکرم محمد انور راناصاحب
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

اس مرتبہ تو آپ لوگوں نے کمال ہی کردیا۔ (سیّد نفیس الحسینیؒ) شاہ صاحب مرحوم پر وہ شاندار نمبر نکالا کہ میں دیکھ کر جھوم جھوم اٹھا، بچوں کو شمارے کے سارے نمونے دکھائے "تجھ سا کوئی نہیں"... نعت خود پڑھ کر سب کو سنائی... اور اب روزانہ یہی نعت گنگناتا رہتا ہوں۔

کانفرنس کے موقعوں پر نعت پہلے بھی سنتا رہا ہوں، لیکن شاہ صاحب رحمہ اللہ کے انتقال پُر ملال کے بعد اس نعت کے پڑھنے کا لطف ہی اور مل رہا ہے... اللہ رب العزت حضرت شاہ صاحب پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے اور آپ لوگوں کی اس حسین ترین کاوش کو قبول فرما کر آپ سب کے درجات اس ایک نمبر کی بنیاد پر اتنے بلند فرمائے کہ ہم سوچ بھی نہ سکیں۔ آمین ثم آمین۔

جی چاہتا ہے چند دوستوں کو یہ نمبر بطور ہدیہ پیش کروں، لہٰذا مہربانی فرما کر ۵ شمارے مجھے بذریعہ وی پی ارسال فرمادیں۔ آپ سے بہت پرانی صاحب سلامت ہے، اللہ آپ کو خوش رکھے۔ آمین۔

والسلام
اشتیاق احمد
مدیر بچوں کا اسلام اور خادم ختم نبوت

آخری قسط

جناب ابوفراز

اسلام اور مسلمانوں کے خلاف زہریلا پروپیگنڈا

اب تو جدھر دیکھو عورت' شیونگ کریم کا اشتہار ہو تو عورت' بلیڈ کا اشتہار ہو تو عورت' موٹر سائیکل' گاڑی کا اشتہار ہو تو عورت' مشروبات کا اشتہار ہو تو عورت، ہر کاروبار کی ضمانت عورت' آفس میں عورت' دکان پر عورت' غرض ہر جگہ عورت ہی عورت' وہ بھی اس حلیہ میں کہ نوجوانوں کے جذبات میں تلاطم پیدا ہو جائے' ہماری بے حیائی اور بے غیرتی کا اس سے بڑا ثبوت اور کیا ہوگا کہ: آج بہت سے دولہا اپنی دلہن کو بعد میں دیکھتے ہیں اس سے پہلے فوٹو گرافر اور مووی میکر دلہن کو مختلف انداز سے پوز بنوا بنوا کر لطف اندوز ہو لیتے ہیں اور لارڈ میکالے کا طبقہ اس کے قول کو حرف بہ حرف سچ ثابت کر رہا ہے کہ:

"...ایسا طبقہ جو خون اور رنگ کے اعتبار سے ہندوستانی (پاکستانی) ہو' مگر ذوق' طرز فکر' اخلاق اور فہم وفراست کے نقطہ نظر سے انگریز"

مگر یاد رکھیں! کہ ان کے نزدیک ابھی ہم آدھے راستے پر ہیں' عالمی برادری ہمیں جس منزل پر دیکھنا چاہتی ہے اور وہ خود وہاں تک پہنچ چکے ہیں اس میں لہنگا اٹھائے لڑکیاں گاڑی کی آڑ میں پیشاب کرتی نظر آئیں ...گاڑی کی آڑ میں شرم کی وجہ سے نہیں' بلکہ اس ڈر سے کہ پولیس گندگی پھیلانے کے جرم میں جرمانہ نہ کر دے... جہاں پارک میں بوس وکنار میں مصروف غیر شادی شدہ لڑکے' لڑکیاں کثرت سے دیکھے جائیں' جہاں ایک لڑکی اپنے بوائے فرینڈ کے ساتھ بغیر شادی کئے الگ فلیٹ میں رہ سکتی ہو اور ماں باپ قانوناً کچھ نہ کر سکتے ہوں' مرد کی شادی مرد کے ساتھ قانون کی چھتری تلے جائز قرار دی جائے' جہاں جنسی ملاپ کے شو دکھائے جائیں حتی کہ گرجا گھروں میں نن اور پادری بھی اس حرام کاری سے پاک نہ رہے ہوں' یہاں تک کہ اب یہ اطلاع ہے کہ کچھ مردوں نے آزادی کے نام پر الف ننگا پھرنے کی قانون سے اجازت مانگی ہے' جو امید ہے کہ انہیں مل جائے گی جہاں چوری راہزنی' ڈکیتی اور عصمت دری کی روزانہ سینکڑوں وارداتیں ہوتی ہوں' ایسا ہی مادر پدر آزاد معاشرہ وہ ہمارا بھی دیکھنا چاہتے ہیں تاکہ اس دنیا کے سارے انسان جانوروں کی طرح ہر پابندی سے آزاد زندگی گزار سکیں' یہ بھی یاد رکھیں کہ وہ اس دور میں ایک دم داخل نہیں ہوئے' بلکہ اس دور سے گزر کے یہاں تک پہنچے ہیں جس دور سے آج ہم گزر رہے ہیں یا جس سے ہمیں آج گزارا جا رہا ہے' ان کے یہاں بھی حقوق نسواں تحریک چلی، پھر مختلف بل اسمبلیوں سے پاس ہوئے' کچھ بوڑھے جن میں کچھ غیرت باقی تھی انہوں نے مخالفت بھی کی' مگر ان کی نہ چلی بلکہ انہیں آخری سانسیں گننے کے لئے بوڑھوں کے اولڈ ہاؤسز بنا کے ان میں ڈال دیا جاتا' ضروری سہولتیں فراہم کر دی جاتیں اور ان کی اپنی اولاد مہینوں بلکہ برسوں ان کی شکل بھی نہ دیکھتی اور حوا کی بیٹی جسے اسلام نے عزت اور احترام کا مقام عطا کیا تھا' بازاروں میں شوکیسوں میں سجی اشیاء کی طرح فروخت ہونے لگی اور اس طرح وہ آہستہ آہستہ موجودہ دور میں داخل ہوئے۔

ایک بات اور یاد رکھیں کہ انہوں نے اپنا پرانا اور فرسودہ اسلحہ فروخت کر کے' حرام حلال ہر طرح سے بنائی گئی مختلف کھانے پینے کی اشیاء' پنیر' چاکلیٹ' بسکٹ' مشروبات اور میک اپ کا سامان وغیرہ' ہمیں ہی بیچ بیچ کر اتنی دولت اکٹھی کر لی ہے کہ اپنے ملک میں ہر سال پیدا ہونے والے لاکھوں ناجائز بچوں کی کفالت کرنے کے قابل ہیں۔

اگر ہم اب بھی نہ سنبھلے اور ان کی خواہش اور کوششوں کے مطابق خدا نخواستہ ان کے دور میں داخل ہو گئے تو ہمیں ایسے بچوں کو زندہ ہی دفن کرنا پڑے گا' کیونکہ ہمارے

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا
حکمت اور بصیرت کے ساتھ ہر وقت اور ہر جگہ اہتمام فرمائیں'
عام لوگوں میں فضائل سنا سنا کر نماز کی دعوت دیا کریں

پاس تو خود کھانے کو نہیں ہے۔ لارڈ میکالے والے طبقہ نے تو ہماری نسلیں بھی ان کے پاس گروی رکھ دی ہیں اور اس طرح ہم اسی دور میں داخل ہوجائیں گے جب عرب کے مشرکین اپنی بیٹیوں کو زندہ دفن کردیا کرتے تھے' اس سے پہلے کہ یہ آگ ہمارے ہر گھر کے دروازے پر دستک دینے لگے' ہمیں ہوش میں آجانا چاہئے' بلی کو دیکھ کر کبوتر کے آنکھ بند کرنے سے وہ موت سے نہیں بچا کرتا۔

ہمیں کسی خوش فہمی کا شکار بھی نہ ہونا چاہئے' یہ ہمارے نبی پاک ﷺ ہی کی ذات مبارک تھی کہ جس نے رو رو کر اللہ تعالیٰ سے یہ بات منوالی کہ وہ آپ ﷺ کی امت کو قحط' ظالم حکمران یا آسمانی آفات سے ختم نہیں کریں گے' بلکہ ان کی توبہ کا انتظار کریں گے۔ ورنہ اگر آج اس دنیا کے انسانوں پر ان کے اعمال کی وجہ سے کوئی قہر خداوندی نازل ہوتا تو سب سے پہلے ہم پر ہی ہوتا' کیونکہ کفار تو ہیں ہی کافر' ہم جو اسلام کے دعوے دار ہیں' بداعمالیوں میں ان سے کچھ زیادہ پیچھے نہیں۔

یاد رکھیں! کہ اب کوئی نبی نہیں آئے گا جو ہمیں اس گمراہی سے نکالے' اللہ تعالیٰ نے انبیاء کا سلسلہ ختم کرکے اس آخری امت کو نبوت والی ذمہ داری سونپی تھی کہ اب یہ امت دنیا میں پھیلنے والی گمراہی کو ختم کرنے کے لئے نبیوں والے کام کرے گی اور اسی ذمہ داری والے کام کی وجہ سے قرآن شریف میں اس کی تعریف فرمائی اور اسے بہترین امت قرار دیا۔

سوچیں! کیا واقعی آج ہم بہترین امت کہلانے کے مستحق ہیں؟ دوسرے احکامات کو تو چھوڑیں ہم میں کتنے فی صد نماز پڑھتے ہیں' دوسروں کی اصلاح تو دور کی بات ہے ہم تو خود ہی دوسری اقوام میں ڈھلتے جارہے ہیں ان جیسا بننے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ سوچئے تو سہی' کیا ہونا چاہئے تھا اور کیا ہورہا ہے' موت نے اچانک آدبوچنا ہے' وہ عمر رنگ نسل اور قومیت کو نہیں دیکھتی' اچانک وارد ہوتی ہے' کچھ مہلت بھی نہیں دیتی اور اس وقت توبہ کا دروازہ بھی بند کردیتی ہے اور حقیقت حال بھی کھول دیتی ہے' اس وقت ہر شخص انہیں میں اٹھایا جائے گا جن سے اسے دنیا میں محبت تھی اور جیسے اعمال وہ کرتا تھا یہی دنیا جس کو حاصل کرنے کے لئے آج دن رات جان کھپاتا ہے' اس کے لئے سانپ اور بچھو بن جائیں گے' وہی آل و اولاد جن کی محبت میں اس نے اپنی پیدائش کے مقصد کو بھول کر عیش و آرام کے اسباب جمع کئے' ان سے منہ چھپاتے پھریں گے کہ کہیں یہ ہم سے ایک نیکی نہ مانگ لے' بلکہ اللہ تعالیٰ سے شکایت کریں گے بیوی کہے گی' یا اللہ: اسے تو نے گھر کا سربراہ بنایا تھا' پیسہ کمانا اور خرچ کرنا اسی کے ہاتھ میں تھا' یہی تو ٹی وی' ڈش اور کیبل وغیرہ گھر لایا تھا جس نے ہمیں تباہ کردیا۔ کھانے میں نمک تیز ہوجاتا' روٹی پکنے میں دیر ہوجاتی تو یہ مجھے ڈانٹتا تھا' مارتا تھا مگر نماز میں غفلت برتنے پر' پردہ نہ کرنے پر اس نے مجھے کبھی کچھ نہیں کہا' اسے پکڑیئے یہ ذمہ دار ہے' بچے بھی فریادی بنیں گے کہ: یا اللہ آپ نے تو ہمیں دین فطرت پر پیدا فرمایا تھا' یہ ہمارا باپ ہی تھا جس نے ہمیں فرنگی بنایا' ہمارا عذاب بھی آپ اسے ہی دیجئے۔

سوچئے اس وقت ہمارا کیا حال ہوگا؟

اٹھئے! ابھی وقت ہے! توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے' فوراً اپنی کوتاہیوں پر سچی توبہ کیجئے اور اس شیر کی جو سانسیں اکھڑ رہی ہیں اور ہمارے اکابرین اور علماء کرام انتہائی کاوشوں سے اس کی جان بچانے کی کوششیں کررہے ہیں' ان کا ہاتھ بٹایئے' تاکہ کل حساب کتاب والے دن ہر مسلمان کم از کم یہ تو کہہ سکے کہ یا اللہ! میری بساط بس اتنی ہی تھی۔

مجھے معلوم ہے کہ اول تو دل کے ناسور سے نکلے اس مواد پر کوئی نظر ڈالے گا نہیں کہ اس کے پاس وقت نہیں ہے اور جو اگر ڈالے گا بھی تو بس یہ کہنے پر اکتفاء کرے گا کہ ''اچھا لکھا ہے'' یاد رکھیں! اس ''اچھا لکھا ہے'' کہنے سے کام نہیں بنے گا' بلکہ کام اللہ تعالیٰ سے رجوع کرنے پر بنے گا' سچی توبہ کرنے سے بنے گا' اپنے اکابرین اور علماء کرام سے محبت کرنے پر بنے گا' کلمہ حق کی سربلندی کے لئے اپنی جان و مال اور وقت کھپانے سے بنے گا' اس کلمہ کو لے کر گلی گلی کوچہ کوچہ پھرنے سے بنے گا' گھر بیٹھ کر نوٹ چھاپنے کی مشین بننے سے کچھ نہ بنے گا' اس سلسلے میں ہمیں کیا اقدام اٹھانا چاہئیں' یہ تو اکابرین امت کے مشورہ سے ہی طے کرنے کی ضرورت ہے کیوں کہ یہی لوگ ہمارے نبی ﷺ کے ورثاء ہیں' انہیں اللہ نے حکمت اور بصیرت سے نوازا ہے' یہ علم والے لوگ ہیں اور ہماری نبض پہچاننے والے ہیں' جس طرح جسمانی امراض کے لئے ہم ڈاکٹروں اور حکیموں سے رجوع کرتے ہیں' اسی طرح روحانی امراض کے علاج کے لئے ہمیں ان بزرگوں سے رجوع کرنا چاہئے۔ اس بندۂ ناچیز کے نزدیک مندرجہ ذیل اقدام اٹھانے سے انشاء اللہ بہت جلد

اپنے گھر میں مستورات کو نماز کا اہتمام کرنے والا بنائیں'
خود کو اور اپنے لڑکوں کو باجماعت نماز ادا کرنے کا عادی بنائیں
گھر کا ماحول پاکیزہ بنائیں' عورتوں کو شرعی پردہ کروائیں

معاشرہ میں بہتری کے آثار نظر آنے لگیں گے:

۱- ٹی وی' ڈش' کیبل کو گھر سے نکال پھینکیں' اس معاملہ میں کسی مصالحت کی ضرورت نہیں' خبریں اور حالات حاضرہ سے واقفیت کے لئے ریڈیو' معیاری اخبارات' جرائد سے استفادہ کریں جو علماء کرام کے مشورہ سے اپنے گھر میں جاری فرمائیں۔

۲- اپنے گھر میں مستورات کو نماز کا اہتمام کرنے والا بنائیں' خود کو اور اپنے لڑکوں کو باجماعت نماز ادا کرنے کا عادی بنائیں۔

۳- خود بھی اپنی شکل وشباہت سنت کے مطابق بنائیں اور گھر میں بھی اپنے متعلقین کو اس کی تلقین فرمائیں' تا کہ کل اللہ تعالیٰ کے حضور یہ تو کہہ سکیں کہ گو بہت بداعمال ہوں' مگر شکل تو تیرے حبیب کی بنا کے آیا ہوں۔

۴- گھر کا ماحول پاکیزہ بنائیں' عورتوں کو شرعی پردہ کروائیں' گھر میں ایک وقت مقرر کر کے فضائل کی تعلیم کا اہتمام فرمائیں۔

۵- بے دینی کا ماحول رکھنے والے اپنے عزیز واقارب اور احباب سے میل ملاپ بتدریج کم کر کے دینی رجحان رکھنے والوں سے تعلقات بڑھائیں۔

۶- اب تو ایسے اسکول اور مدارس بہت سے کھل چکے ہیں جہاں دین کے ساتھ عصری تعلیم بھی دی جاتی ہے' اپنے بچوں کو ایسے اسکولوں میں داخل کروائیں۔

۷- امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا حکمت اور بصیرت کے ساتھ ہر وقت اور ہر جگہ اہتمام فرمائیں' عام لوگوں میں فضائل سنا سنا کر نماز کی دعوت دیا کریں۔

۸- خود بھی علمائے امت سے تعلق جوڑیں' بلکہ اپنے اہل وعیال کو بھی ان سے متعارف کرائیں' ان کے اصلاحی بیانات اور دین کے مختلف موضوعات پر مبنی کتب اور رسائل' فضائل اعمال' فضائل صدقات اور دیگر کتب گھر میں جمع فرمائیں۔ خود بھی ان کے مطالعہ کی عادت ڈالیں اور گھر والوں میں بھی اس کا شوق پیدا کریں۔

۹- آج کل بے شمار خود ساختہ عالم اور مبلغ ظاہر ہو رہے ہیں' ان کے تو سائے سے بھی بچیں کہ یہ بھی دشمن کے سائنٹیفک حربوں میں سے ایک حربہ ہیں اور عوام کی ایک خاص انداز سے ذہن سازی میں مصروف ہیں' جو دشمن کے مقاصد سے ہم آہنگ ہے۔

اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ ان باتوں پر عمل کرنے سے چند برسوں میں ہی معاشرہ میں خوشگوار تبدیلی نظر آنے لگے گی۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

☆☆.........☆☆

ICEBERG (Water Chiller)

☆ پینے کا پانی ٹھنڈا کرنے کے ساتھ ساتھ بجلی کی بھی بچت کرتا ہے، ☆ خوبصورت ڈیزائن، ☆ باڈی مکمل کوٹڈ ہونے کی وجہ سے زنگ سے محفوظ، ☆ واٹر ٹینک اسٹین لیس اسٹیل، ☆ جدید ترین ٹیکنالوجی کو سامنے رکھ کر مکمل کیلکولیٹڈ بنایا گیا ہے، جس کی وجہ سے یہ صرف چند منٹوں میں آپ کو ٹھنڈا پانی دینا شروع کر دیتا ہے۔

لائٹ ورکنگ ایریا کیپیسٹی 300 افراد کے لئے

ہیوی ورکنگ ایریا کیپیسٹی 200 افراد کے لئے

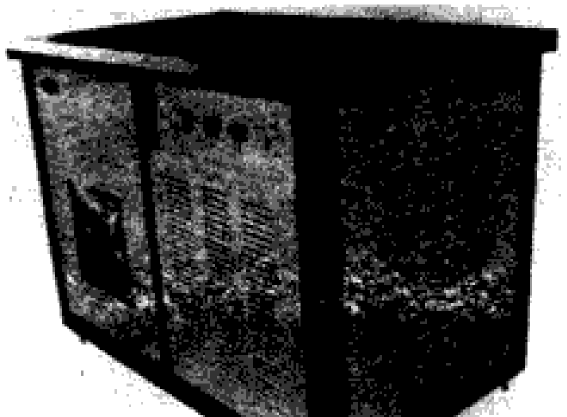

ICEBERG (Water Chiller)
Model: WC-HS

فلاحی اداروں کیلئے خصوصی ڈسکاؤنٹ

رابطہ سیل: 0333-2126720

فیکس: 021-6369077

E-mail:monir@super.net.pk

مولانا مفتی محمد عیسیٰ صاحب، جامعہ مفتاح العلوم، گوجرانوا

قصیدہ فی مرثیۃ مرشدی ومولائی السیّد انور حسین نفیس الحسینی رحمہ اللہ

حمداً لک اللّٰھم
حمداً أجمع
اے اللہ! تو کامل اور جامع تعریف کے لائق ہے۔

والسلام علی الرسولٗ
وآلہ ومن تبع
رسول اللہ ﷺ! آپ کی آل اور آپ کے سب پیروکاروں پر سلام ہو

مرشدنا انور حسینؒ
سید نفیس الحسینیؒ
ہمارے مرشد انور حسینؒ سید نفیس الحسینیؒ ہیں۔

جاھد طرق الھدیٰ
سلک صراط المصطفیٰ
آپ نے ہدایت کے طریقوں پر چل کر مجاہدہ سے کام لیا اور آپ طریق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سالک ہیں۔

قد رفع علم الھدیٰ
فاصبح بدر الدجیٰ
آپ نے ہدایت کا علم بلند کیا اور چودھویں صدی کے چاند بن کر گمراہی کی تاریکیوں کو ختم کیا۔

أحییٰ تراث المسلمین
وحییٰ حیوۃ طیبۃ
مسلمانوں کے علمی اثاثوں کو زندہ کیا اور حیات طیبہ بسر کی۔

کان شغلُ عمرہٖ
ذکراً لاسم ربہٖ
رب تعالیٰ کے اسمِ ذات کا ذکر آپ کی ساری عمر کا شغل رہا۔

ربُّ العلیُ قد غفرہ
تقبّل قبولاً حسناً
رب بزرگ و برتر آپ کی مغفرت فرمائے اور آپ کو اپنا مقبول بنائے۔

قد کان یُحیی لیلہ
مثل نھارٍ اکثر
آپ شب زندہ دار تھے، اپنی اکثر رات دن کی طرح ذکر میں بسر کرتے۔

یتلوا کتاب ربہٖ
حقّ تلاوتہ تلی
اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت کرتے جیسا تلاوت کرنے کا حق ہے۔

کان رجلاً واحداً
فرداً وحیداً شاھداً
اپنی صفات میں یکتا، بے مثل اور حق کے شاہد تھے۔

بالعرف یأمر صحبہ
وأشدّ عن منکر نھیٰ
اپنے اصحاب کو معروف کا حکم فرماتے اور برائی سے سختی سے منع کرتے تھے۔

یطلع جمالُ وجھہٖ
عند کل من یراہ
ہر دیدار کرنے والے کے لئے آپ کا چہرہ مظہر جمال تھا۔

ومن جلالۃ جدہ
الحسینؓ قد مزجا
آپ کا جلال اپنے جدِ امجد حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے جلال کا عکس تھا۔

ما لہ من مجلسٍ
یخلوا من ذکر شیخہ
آپ کی کوئی مجلس آپ کے شیخ، اکابر و صلحاء و اولیاء کے ذکر سے خالی نہ ہوتی۔

ومن الأکابر و التُقیٰ
رقّ بالعبر و البُکیٰ
ان کے ذکر سے آپ آنسو بہایا کرتے اور آپ پر رقت طاری ہوجاتی۔

لا بیّما فی الشیخ
أعنی السید احمد
خصوصاً آپ کو اپنے شیخ سید احمد شہیدؒ سے والہانہ محبت تھی۔

کانہ قد نشا
من حبہ مبتدأ
گویا شروع ہی سے آپ کی نموان کی محبت سے ہوئی۔

أتـــى بـقيّة مـن سـلف
خيـــر بـقيّة مَـن خـلف
آپ بقیۃ السلف اور بعد کے لوگوں کے لئے حجت ہیں۔
فـالله يـقبله العمل
ويـرزقـه خيـر الأمل
اللہ تعالیٰ آپ کے عمل کو قبول فرمائے اور آپ کو اپنی نیک امیدوں کا صلہ عطا فرمائے۔
فيـاربّ اكـرم ضيفه
أحسن لـه نـزوله
اے پروردگار! اپنے مہمان کی عزت افزائی فرما اور اپنے ہاں ان کی آمد کو قبول فرما۔
انـه قـد جـاءك من
داره دار الـفـنـاء
کیونکہ وہ دار فنا سے آپ کے ہاں آئے ہیں۔
إحـفـظـه ربّ وصيّه
وحـفيـده زيـداً من الأل
اے پروردگار! آپؒ کے پوتے زید کی حفاظت فرما جو آپ کی آل سے ہیں۔
تعاهد في العهد جمعاً شاملاً
واستخلف للرشد منه علماء
آپ نے عامۃ الناس سے شریعت پر استقامت کا عہد لیا، لیکن آپ کی ہدایت کے لئے صرف علماء کو بطور خلیفہ منتخب فرمایا۔
يـا ربّ أبـق بـقيّـه
مدى الـزمـان إلـى الأبد
اے پروردگار! آپ کی باقیات کو تا ابد بقا نصیب فرما۔

ومن أمالي نفسه مما كتب
ذخراً لـه ولـوالديه يوم اللقاء
اور آپ کے احاطہ تحریر میں لائے ہوئے افادات کو، (آیات شریفہ و احادیث مبارکہ، مولود شریف وغیرہ) آپ کے لئے اور آپ کے والدین کے لئے ذخیرہ آخرت بنا۔
فـالله يـجمع بيننا
تحت ظلِ عرشه
اے اللہ! ہمیں اپنے عرش کے سایہ تلے جمع فرما۔
وسقى بنا من فضله
شـرابـه قـد طـهـرا
اور اپنے فضل سے ہمیں شراباً طہوراً پلا۔
شـفيعـنا يوم الحساب
محـمـد نبيـنـا
روز محشر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے شفیع ہوں۔

يسقي لـنـا بيده
من حوضه تكـاثـرا
آپ اپنے ہاتھ مبارک سے حوض کوثر سے جام بھر بھر کے پلائیں۔
ومـا رأيـنـا مثله
في شـانـه من أحد
ہم نے صفات میں اپنے شیخ کے مثل کوئی نہیں دیکھا۔
عسى أن يكون مشكلاً
في عهدنا مما ترى
زمانہ حال میں اب ایسی شخصیت مشکل دکھائی دیتی ہے۔
الا انشـآء ربـي شيـا
وسع ربي كل شيئ علما
ہاں اگر میرا رب چاہے تو ہو سکتا ہے، میرا رب ہر شی میں وسیع علم رکھتا ہے۔

☆☆..............☆☆

عالم اسلام ایک بلند پایہ مفسر و محدث سے محروم ہو گیا

حضرت مولانا صوفی عبدالحمید سواتیؒ کی رحلت پر ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر کے تاثرات

کراچی (پ ر) جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ کے بانی، شیخ الحدیث و مہتمم، عظیم محدث و مفسر حضرت اقدس مولانا صوفی عبدالحمید سواتیؒ کی رحلت پر جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے رئیس مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، نائب مہتمم صاحبزادہ مولانا سیّد سلیمان بنوری، مولانا عطاء الرحمٰن، مولانا امداداللہ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا سعید احمد جلال پوری اور مولانا قاضی احسان احمد نے گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ عالم اسلام ایک عظیم محدث، بلند پایہ مفسر، علم و تحقیق کے امام اور اکابر کے علوم و معارف کے امین و شارح سے محروم ہو گیا۔ انہوں نے کہا کہ آپ کی رحلت سے ساری امت مسلمہ خصوصاً اہلِ پاکستان آپ کی دعاؤں سے محروم ہو گئے۔ دنیا بھر میں پھیلے ہوئے آپؒ کے ہزاروں شاگرد آپ کے لئے صدقہ جاریہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت صوفی صاحبؒ کی زندگی بھر کی دینی اور تفسیری خدمات کو قبولیت عطا فرما کر آپ کے درجات بلند فرمائے اور ان کے ساتھ رضا اور رضوان کا معاملہ فرمائے۔

مولانا محمد عثمان منصور پوری

پانچویں قسط

قادیانی زندیقوں کی اولاد کا حکم

ضروریات دین کی دو قسمیں ہیں

نمبر۱: بعض ضروریات دین وہ ہیں کہ جن کے سمجھنے میں امت کے تینوں طبقے (خواص اوساط اور عوام) شریک ہیں اور ان کے دلائل میں کوئی ظاہری تعارض بھی نہیں، ان کی مراد بالکل واضح ہے مثلاً حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت کے سلسلہ کا ختم ہو جانا' اور قرب قیامت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا اس قسم کے ضروریات دین پر ایمان لانا بلا کسی تصرف و تغیر کے لازم ہے۔

نمبر۲: بعض ضروریات دین اس قسم کے ہیں کہ سمجھنا اور سمجھانا ایک مشکل کام ہے۔ مثلاً مسئلہ تقدیر، عذاب قبر، استواء علی العرش نزول الی السماء الدنیا، یہ امور بھی تواتر اور شہرت سے ثابت ہیں۔ ان کے بارے میں تفصیل یہ ہے کہ اگر کوئی شخص سرے سے مسئلہ تقدیر وغیرہ کا انکار کرتا ہے تو وہ کافر قرار دیا جائے گا۔ لیکن اگر کوئی شخص ان امور کو اصالۃً مانتا ہے مگر ان کی کیفیات کی تعیین میں غلطی کرتا ہے تو اس کو کافر نہیں کہا جائے گا۔ زیادہ سے زیادہ اس پر ضلال کا حکم لگایا جائے گا۔ الغرض کفر شرعی کے تحقق کے لئے ضروریات دین میں سے کسی ایک چیز کا انکار صراحتاً یا تاویلاً بھی کافی ہے جب کہ ایمان شرعی کے ثبوت کے لئے ماجاء بہ الرسول کے ایک ایک فرد پر ایمان لانا ضروری ہے، خواہ متواتر ہو یا غیر متواتر کیونکہ مومن بہ صرف قطعیات نہیں ہیں البتہ کفر کا حکم کسی امر قطعی کے انکار ہی کی وجہ سے آئے گا۔

حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ ایمان کی مذکورہ بالا تعریف لکھنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں:

"جن متکلمین نے ایمان کی تعریف میں صرف "ضروریات" کو ذکر فرمایا ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے فن کا موضوع قطعیات ہیں یہ وجہ نہیں کہ مومن بہ صرف امر قطعی ہوتا ہے البتہ تکفیر امر قطعی کے انکار ہی کی وجہ سے ہوگی۔" (اکفار الملحدین:۴)

اہل قبلہ کس کو کہتے ہیں

ایمان کے مفہوم شرعی سے متصف افراد کو جس طرح مومنین کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اسی طرح ان میں ایمان کی علامت پائے جانے کی وجہ سے اہل قبلہ بھی کہا جاتا ہے جو مندرجہ ذیل حدیث سے ماخوذ ہے:

"جو شخص ہماری طرح نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کا استقبال کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے، پس وہ ایسا مسلمان ہے، جس کے لئے اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ ہے۔" (بخاری شریف ص۵۶ ج۱)

اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ بس نماز میں استقبال خانہ کعبہ کا قائل ہونے سے کوئی شخص مسلمان ہو جائے گا، خواہ دیگر ضروریات دین کا انکار کرتا ہو، بلکہ اہل قبلہ مومن شرعی کو کہا جاتا ہے جس کے لئے تمام ضروریات دین ماجاء بہ الرسول پر ایمان لانا ضروری ہے۔

چنانچہ شرح فقہ اکبر میں ہے:

"جاننا چاہئے کہ اہل قبلہ سے مراد وہ لوگ ہیں جو ان چیزوں پر متفق ہوں جو ضروریات دین سے ہوں مثلاً عالم کا حدوث، اور حشر اجساد اور اللہ تعالیٰ کا کلیات وجزئیات کو جاننا اور تمام وہ مسائل مہمہ جو ان کے مشابہ ہوں، پس جو شخص عمر بھر طاعات وعبادات پر مواظبت کرے ساتھ ساتھ اس بات کے اعتقاد کے کہ عالم قدیم ہے اور حشر اجساد نہیں ہوگا اور اللہ تعالیٰ جزئیات کو نہیں جانتا، تو وہ شخص اہل قبلہ میں سے نہیں ہوگا اور اہل سنت والجماعت کے نزدیک اہل قبلہ میں سے کسی کی عدم تکفیر سے مراد یہ ہے کہ اس وقت تک تکفیر نہیں کی جائے گی، جب تک کہ کفر کی علامات میں سے کوئی علامت نہ پائی جائے، نیز موجبات کفر میں سے کوئی بات اس سے صادر نہ ہو۔" (شرح فقہ اکبر ص۱۸۹)

اور نیز اس میں ص۱۴۳ پر ہے:

"اور اہل قبلہ کی عدم تکفیر کے معنی یہ ہیں کہ معاصی کے ارتکاب سے نیز امور خفیہ غیر مشہورہ کے انکار سے تکفیر نہیں کی جائے گی، محققین کی یہی تحقیق ہے۔ اس کو یاد رکھنا چاہئے۔"

کفر کی اقسام:

کفر کا مذکورہ مفہوم شرعی جس شخص میں پایا جائے گا اس کو کافر کہا جائے گا، یعنی جس کے اندر

ایمان نہ ہو۔

اب اس کی پہلی قسم:

(۱) نہ دل میں ایمان ہے اور نہ ظاہر میں اس کو اختیار کرتا ہے اس کو اعلانیہ کافر کہیں گے۔

(۲) دل میں ایمان نہیں لیکن زبان وغیرہ سے اظہار کرتا ہے اس کو منافق کہیں گے۔

(۳) دولت ایمان حاصل تھی اس کو ترک کرکے کفر اختیار کرلیا وہ مرتد کہلائے گا، کیونکہ اس نے اسلام سے رجوع کرلیا۔

(۴) اگر دو خدا یا زیادہ کا قائل ہوا تو مشرک کہلائے گا۔

(۵) اور سابقہ منسوخ شدہ ادیان سماویہ میں سے کسی دین کو اختیار کرتا ہے تو کتابی کہلائے گا جیسے یہودی ونصرانی۔

(۶) زمانہ کے قدیم ہونے اور حوادث کو زمانہ کی جانب منسوب کرنے کا قائل ہو تو دہری کہلائے گا۔

(۷) اور اگر باری تعالیٰ کے وجود کا قائل نہ ہو تو معطل کہلائے گا۔

(۸) اور اگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کو تسلیم کرتا ہو اور شعائر اسلام نماز وغیرہ بھی اپنائے ہوئے ہو، لیکن ساتھ ہی ایسے عقائد، اسلامی لبادہ میں چھپائے ہوئے ہو جو بالاتفاق کفریہ ہیں ایسے کافر شخص کو زندیق کہا جائے گا۔

زندیق: زند کی طرف منسوب ہے جس کو قباد کے زمانہ میں مزوک نے پیش کرکے لوگوں کے سامنے یہ دعویٰ کیا کہ یہ مجوسیوں کی کتاب آسمانی کی تفسیر و تاویل ہے جو ان کے خیال کے مطابق زردشت نبی لے کر آئے تھے۔

بہرحال زندیق کی تعریف یہ ہے:

"زندیق وہ شخص ہے جو متفقہ عقائد کفریہ کو چھپائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اقرار کرنے کے ساتھ ساتھ نیز شعائر اسلام کو بھی ظاہر کرتا ہو۔"

یہاں ابطان کفر کا یہ مطلب نہیں کہ لوگوں سے وہ اپنے عقیدۂ کفریہ کو چھپاتا ہے جیسا کہ بظاہر مفہوم ہوتا ہے کیونکہ زندیق کا کام ہی ہے کہ ملمع سازی کرکے اپنے عقیدۂ فاسدہ کو لوگوں میں رواج دینے کی کوشش کرتا ہے بلکہ یہ مطلب ہے کہ اسلام کا دعویٰ کرنے کے باوجود دجل وتلبیس سے مخالف اسلام عقائد اپناتا ہے چنانچہ فتح الباری میں ص ۲۷۰ ج ۱۲ پر یبطن الکفر کے معنی مخلط بیان فرمائے ہیں۔ زندیقانہ تاویل کی مثالیں بیان فرماتے ہوئے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب تحریر فرماتے ہیں:

"یا وہ شخص کہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں لیکن اس کلام کا مطلب یہ ہے کہ آپؐ کے بعد کسی کا نبی نام رکھا جانا درست نہیں، رہا نبوت کا مفہوم (یعنی کسی انسان کا اللہ کی طرف سے مخلوق کی جانب مبعوث ہونا جس کی اطاعت فرض ہوتی ہے اور جو گناہوں سے اور اجتہادی معاملہ میں غلطی پر باقی رہنے سے محفوظ ہوتا ہے) تو وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ائمہ میں پایا جاتا ہے تو ایسا آدمی زندیق ہے۔" (مسوّی شرح مؤطا)

بہرحال زندیق کی ایک قسم تو یہ ہے جو عموماً معروف ہے، اور زندیق کی ایک قسم اور ہے جیسا کہ حافظ ابن قدامہ حنبلیؒ تحریر فرماتے ہیں:

"یعنی جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے منافقین کا حال تھا کہ زبان سے اسلام کا اظہار کرنے کے ساتھ دل میں عقائد کفریہ رکھتے تھے (جن کا اظہار کبھی بے ساختہ ہوجاتا تھا) اسی طرح آج بھی اگر کوئی بظاہر مسلمان در پردہ کفریہ عقائد رکھتا ہو اور کسی ذریعہ سے اس کے نفاق کا علم ہوجائے اس کو بھی زندیق کہ،

شیطان کا غم اور نماز اشراق

مرسلہ: ابن غنی، رحیم یار خان

ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان کو غمگین دیکھ کر سبب دریافت فرمایا، اس نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے چار گروہوں کے سبب اول، موذن جو اذان کہتے ہیں، اس لئے کہ جب وہ اذان کہتے ہیں تو جو سنتا ہے وہ اذان کے جواب میں مشغول ہوجاتا ہے، کہنے والے اور سننے والے سب بخشے جاتے ہیں، دوسرے وہ جو جہاد کے لئے باہر نکلتے ہیں تو ان کے گھوڑوں کے سموں کی آواز سے جب وہ تکبیر کہتے ہیں اور خدا کے لئے لڑتے ہیں تو حکم ہوتا ہے کہ ان کو مع ان کے متعلقین کو بخشا، تیسرے وہ گروہ جو کسب حلال سے روزی کماتے ہیں، جب وہ حلال کی کمائی کھاتے ہیں اور اوروں کو کھلاتے ہیں تو اللہ ان کو بخشتا ہے، چوتھے وہ لوگ جو صبح کی نماز ادا کرکے سورج، نکلنے تک وہیں بیٹھے رہتے ہیں اور پھر نماز اشراق ادا کرتے ہیں۔ شیطان نے عرض کی کہ یارسول اللہ! جس روز میں ملکوت میں تھا تو میں نے لوح محفوظ میں لکھا دیکھا تھا کہ جو شخص صبح کی نماز ادا کرکے سورج نکلنے تک یاد الٰہی میں مشغول رہے اور پھر اشراق کی نماز ادا کرے تو اللہ تعالیٰ مع اس کے ستر ہزار متعلقین کے اسے بخشتا ہے اور دوزخ کے عذاب سے خلاصی عنایت کرتا ہے۔ دلیل العارفین میں مزید امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک کفن چور چالیس سال تک کفن چرا تا رہا، آخر جب مرا تو اسے خواب میں دیکھا کہ بہشت میں ٹہل رہا ہے، اس کا سبب پوچھا تو بولا کہ مجھ میں ایک چیز تھی، وہ یہ کہ جب صبح کی نماز ادا کرتا تھا تو سورج نکلنے تک یاد الٰہی میں مشغول رہ کر پھر اشراق کی نماز ادا کرتا، حق تعالیٰ شانہ نے مجھے اس کی برکت سے بخش دیا، میرے افعال کا کچھ خیال نہ کیا اور مجھے اس درجہ پر پہنچا دیا۔ (دلیل العارفین ص:۵)

جائے گا۔" (المغنی ص ۱۸ ج ۷)

زندیق کے بارے میں حکم شرعی مرتد سے زیادہ سخت ہے

اگر کوئی مسلمان (نعوذ باللہ) مرتد ہو جائے تو امت مسلمہ کا اجماع ہے کہ اس کو توبہ کی تلقین کی جاتی ہے اور تین دن کی مہلت دی جاتی ہے جس میں وہ اپنے شبہات دور کرے اگر وہ دوبارہ اسلام قبول کر لے تو بہت اچھا ورنہ اس کو قتل کر دیا جائے گا۔

لیکن زندیق اگر خود آ کر توبہ کر لے تب بھی اس کے قبول کیے جانے میں فقہاء امت کا اختلاف ہے۔ حضرت امام شافعیؒ کا مسلک اور امام احمدؒ کی مشہور روایت تو یہ ہے کہ زندیق کی توبہ اگر سچے دل سے ہو تو قبول کر لی جائے گی اور اس سے قتل ساقط ہو جائے گا، یعنی زندیق کا حکم مرتد جیسا ہے۔

اور احناف کے یہاں تفصیل ہے کہ اگر کوئی زندیق اپنے عقائد فاسدہ کی دعوت دیتا ہو تو اگر وہ پکڑا جائے تو اس کی توبہ نا قابل اعتبار ہے۔ (درمختار ص ۲۴۴ ج ۴)

لیکن اگر پکڑے جانے سے پہلے زندیق خود آ کر توبہ کر لے تو اس کی توبہ مقبول ہو گی اور وہ قتل کی سزا سے بچ جائے گا۔

اور حضرت امام مالکؒ کا مسلک اور حضرت امام احمدؒ کی ایک روایت یہ ہے کہ کسی حال میں زندیق کی توبہ قبول نہیں ہو گی اس کی سزا بہر صورت قتل ہے۔

کفر زندقہ میں مبتلا قادیانی گروہ اور اس کا حکم

آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں قادیانی تحریفات وتاویلات زائغہ اور اس گروہ کے مخالف اسلام عقائد فاسدہ سامنے آ جانے کے بعد امت مسلمہ کا متفقہ فیصلہ ہے کہ یہ زندیقوں کا گروہ ہے جو اپنے عقائد کفریہ پر اسلام کا لیبل لگا کر دنیا بھر میں نام نہاد "حقیقی اسلام" کے نام سے ان کی ترویج واشاعت میں سرگرداں ہے اور جو واقعی حقیقی اسلام ہے اور جس کو امت مسلمہ چودہ سو سال سے اپنائے ہوئے ہے اس کو کفر کا نام دینے کی بے جا جسارت کرتا ہے لہٰذا اگر اسلامی حکومت ہو اور یہ گروہ اور اس کے افراد حکومت کی گرفت میں آ جائیں تو احناف، مالکیہ کے نزدیک اور امام احمدؒ کی ایک روایت کے مطابق ان کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی اور وہ قتل کی سزا سے نہیں بچ سکیں گے۔

مرتدین اور قادیانی زندیقوں کی اولاد کا حکم

قادیانیت کے علاوہ کسی اور دھرم کی طرف مرتد ہونے والے اگر کسی وجہ سے قتل سے بچ جائیں اور ان کی نسل چلے تو ان کی صلبی اولاد کا حکم یہ ہے کہ آباؤ اجداد کے تابع قرار دے کر ان کو بھی مرتد سمجھا جائے گا۔ مگر اصالتاً نہیں، لہٰذا بلوغ کے بعد ان کو اسلام قبول کرنے پر مجبور کرنے کے لئے حبس وضرب کی شکل تو اختیار کی جائے گی لیکن ان کو قتل نہیں کیا جائے گا، اور مرتد کی اولاد کی اولاد کسی طرح مرتد کے حکم میں نہیں، نہ اصالتاً نہ تبعاً بلکہ وہ کافر اصلی شمار ہو گی۔ (شامی ص ۲۵۶ ج ۴)

لیکن اسلام ترک کر کے قادیانیت کی طرف مرتد ہونے والے کی صلبی اولاد اپنے والدین کے تابع ہو کر مرتد و زندیق کہلائے گی اور اولاد کی اولاد مرتد نہیں بلکہ خالص زندیق کہلائے گی اور زندیق کا حکم اس پر لاگو ہو گا، نہ کہ کافر اصلی کا۔ اسی طرح اگر کوئی شخص شروع ہی سے قادیانی زندیق بنا ہو یا قادیانیوں کے گھر پیدا ہوا ہو اس کی سینکڑوں نسلیں بھی بدل جائیں تب بھی ان پر سادہ کافر کا حکم نہیں لگے گا بلکہ ان کا حکم ہمیشہ زندیق کا رہے گا، کیونکہ جس جرم کی وجہ سے ان کو زندیق کہا گیا ہے (یعنی کفر کو اسلام اور اسلام کو کفر کہنا) ان کی نسلوں میں بھی پایا جاتا ہے۔

قادیانیوں سے کسی قسم کے تعلقات رکھنا حرام اور قطعی حرام ہے

جب یہ معلوم ہو گیا کہ قادیانی مرتد وزندیق ہیں، اور زندقہ پھیلانے میں مصروف ہیں تو ان کے ساتھ، تجارت وغیرہ میں شریک ہونا، ان کی تقریبات میں شرکت کرنا یا ان کو اپنی تقریبات میں شرکت کی دعوت دینا، ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا، ان کے گھر آنا جانا، دوستانہ تعلقات رکھنا اور مسلمانوں جیسا سلوک ان کے ساتھ روا رکھنا قطعی حرام ہے اور ایمانی غیرت کے خلاف ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

ترجمہ: "جو لوگ اللہ پر اور قیامت کے دن پر (پورا پورا) ایمان رکھتے ہیں ان کو آپ نہ دیکھیں گے کہ ایسے شخصوں سے دوستی رکھتے ہیں جو اللہ اور رسول کے برخلاف ہیں، گو وہ ان کے باپ، بیٹے یا بھائی ہی کیوں نہ ہوں، ان لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان ثبت کر دیا ہے اور (ان) کے قلوب کو اپنے فیض سے قوت دی ہے (فیض سے مراد نور ہے) اور ان کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے سے نہریں جاری ہوں گی۔ جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو گئے۔ یہ اللہ کا گروہ ہے، خوب سن لو کہ اللہ ہی کا گروہ فلاح پانے والا ہے۔"

(سورۃ مجادلہ:۲۲ ترجمہ حضرت تھانویؒ)

قادیانی خدا اور رسول کے دشمن ہیں۔ ان زندیقوں کا اصل شرعی حکم تو اوپر معلوم ہو چکا، ہندوستان کے مسلمان بحالت موجودہ اس پر عمل نہیں کر سکتے لیکن اتنا تو کر سکتے ہیں کہ ان کا مکمل بائیکاٹ کریں اور کسی قسم کا میل جول نہ رکھیں۔

(جاری ہے)

تونسہ شریف کی ڈائری

مولانا عبدالعزیز لاشاری

تحصیل تونسہ شریف میں

قادیانیوں کی سرگرمیاں اور اس کا پس منظر

تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان میں واقع ہے جو صوبہ سرحد بلوچستان، سندھ اور پنجاب کے سنگم میں میدانی، ریگستانی اور پہاڑی علاقہ ہے، جہاں بلوچ اقوام کی اکثریت ہے۔ علاقہ پسماندہ اور عوام اگرچہ غربت وافلاس کا شکار ہیں لیکن کھرے کھوٹے اور سچے جھوٹے کی پرکھ رکھتے ہیں۔ بایں ہمہ اللہ پاک نے ان کو علمی دولت سے نوازا ہے، بڑا مردم خیز خطہ ہے۔ دنیاوی اور دینی تعلیم میں کلرک سے لے کر ہائی کمیشن تک سپاہی سے لے کر جنرل تک، قاری القرآن سے لے کر شیخ الحدیث تک، فقیر سے لے کر مشائخ تک کے بزرگ اولیاء اللہ اس مٹی نے پیدا کیے، تیل، گیس، معدنیات جیسی نعمتیں اس علاقہ کے دامن میں پائی جاتی ہیں۔

انگریز نے اپنے دور اقتدار میں یہاں کے بڑے بڑے قبائل کے سرداروں کو خوب مراعات اور خطابات سے نوازا۔ لغاری، مزاری، کھوسہ، کھتران، بزدار، لُنڈ، قیصرانی، بتانی قبائل کے تمن داروں اور سرداروں کو نواز کر اپنے مطیع و فرمانبردار بنانے کی کوشش کی۔

انگریز نے اپنے دور اقتدار میں یہاں کے بڑے بڑے قبائل کے سرداروں کو خوب مراعات اور خطابات سے نوازا۔ لغاری، مزاری، کھوسہ، کھتران، بزدار، لُنڈ، قیصرانی، بتانی قبائل کے تمن داروں اور سرداروں کو نواز کر اپنے مطیع وفرمانبردار بنانے کی کوشش کی۔

لیکن ان تمام سرداروں نے انکار کر دیا مگر بدقسمتی سے قیصرانی، لُنڈ، بزدار، بتانی قبائل کے کچھ لوگ ان کے ہتھے چڑھ گئے، قیصرانی قبیلہ کا ایک سردار بھی قادیانیت کا شکار ہو گیا۔

انگریز نے ایک سازش کے تحت قیصرانی قبیلہ کے تمن دار سردار امیر محمد قیصرانی کو مجسٹریٹی کے اختیارات دے کر سیاہ و سفید کا مالک بنا کر شریعت محمدیہ سے انکار کرایا اور برطانوی قانون کو اس قوم پر مسلط کر دیا، مگر اہل اسلام اور دین دار طبقہ خصوصاً اس دور کے اولیاء اللہ حضرت خواجہ اللہ بخش تونسویؒ حضرت خواجہ نظام الدین تونسویؒ، حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ، مولانا لال حسین اخترؒ اور اکابر علماء کرام نے قریہ قریہ، بستی بستی، گلی گلی، اس فتنہ سے مسلمانوں کو ہوشیار کیا، الحمدللہ! ان بزرگوں کی انتھک کوششوں سے انگریزوں اور قادیانیوں کی سازشیں ناکام ہوئیں، جب قادیانیوں نے دیکھا کہ ہماری چال ایسے نہیں چل سکتی، تو یہ سردار حضرت خواجہ نظام الدینؒ کے پاس چلا گیا اور قادیانیت سے برأت کا اعلان کیا۔ حضرت کا مرید بھی بن گیا، الیکشن آیا تو یہ سردار الیکشن میں کھڑا ہو گیا، ان بزرگوں نے اس کی ظاہری حالت کو دیکھ کر الیکشن میں اس کی حمایت کی مگر یہ سردار شکست کھا گیا، لیکن الیکشن گزر جانے کے بعد یہ شخص بدقسمتی سے دوبارہ قادیانی بن گیا۔

۱۹۸۶ء میں یہ سردار آنجہانی ہوا اس نے اپنے ورثاء کو وصیت کی تھی کہ مجھے چناب نگر (ربوہ) میں دفن کیا جائے۔ ورثاء نے اس کی وصیت کے مطابق عمل نہ کیا، چونکہ قادیانی جماعت کو اس کی جائیداد کا کثیر حصہ دینا پڑتا، اس سردار کے رشتے داروں نے اس کے آبائی گاؤں شیر گڑھ کی مسجد کے احاطہ میں دفن کر دیا۔

وہاں کے مسلمانوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ غازی خان کے امیر مولانا اللہ وسایا کو اطلاع دی، حضرت خواجہ عبدالمناف صاحب پیر آف تونسہ شریف کی قیادت میں اکابرین ختم نبوت کی کاوش سے دو ماہ تک تحریک چلی اور اس قادیانی مردے کو مسجد سے نکالنے کا مطالبہ کیا گیا، تمام مکاتب فکر کے علماء کرام، دانشور، وکلاء، طلبہ، صحافی، سیاسی، سماجی رہنماؤں اور تاجروں نے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی اپنی محبت کا ثبوت دیا، عوام پر لاٹھی چارج ہوا، آنسو گیس استعمال ہوئی، کچھ مسلمان زخمی ہوئے اور کافی تعداد نے گرفتاری دی جن سے جیلیں بھر گئیں۔

بالآخر حکومت نے اس قادیانی سردار کو مسجد سے نکال کر اس کے اپنے گھر میں دفن کیا۔ اسی خاندان کے ایک فرد ریٹائرڈ ونگ کمانڈر سردار عبدالرشید خان

نے قادیانیت سے برأت کا اعلان کیا اور ایک مذہبی جماعت کا ٹکٹ لے کر الیکشن لڑا اور شکست کھا گیا، یہ بھی چند ماہ کے بعد دوبارہ قادیانی ہوگیا۔

بیرسٹر سردار امام بخش قیصرانی، اس خاندان کا تیسرا فرد ہے جو سیاسی میدان میں اترا، اس کے شناختی کارڈ، تعلیمی اسناد اور پاسپورٹ میں کنفیوشس امام نام درج ہے جو عام طور پر اپنا نام امام بخش خان لکھتا ہے۔ بیرسٹر کی ڈگری اس نے لندن سے حاصل کی، اس کا پردادا امام بخش خان اور دادا امیر محمد خان بھی مشہور و معروف قادیانی تھے، اس کا والد سردار سیف الرحمٰن خان پاکستان ریلوے کا اعلیٰ آفیسر تھا، خانیوال اسٹیشن حادثہ میں ملوث پایا گیا اور معطل ہوا۔ یہ جب فوت ہوا تو اس کو بھی (ربوہ) چناب نگر میں ہی دفن کیا گیا۔

سردار امام بخش قیصرانی قادیانی نے ۲۰۰۲ء کے الیکشن میں ملت پارٹی کے ٹکٹ پر الیکشن لڑا، اپنے آبائی گاؤں کوٹ قیصرانی شیر گڑھ کے علماء کرام کے سامنے بظاہر قادیانیت سے برأت کا اظہار کیا، اس لئے مسلمانوں نے اس الیکشن میں اس کی حمایت کی مگر وہ شکست کھا گیا۔

۲۰۰۲ء کے الیکشن کے بعد اس نے ریٹائرڈ میجر مظہر خان قادیانی کی لڑکی سے شادی کی جو لاہور میں گاڑیوں کا کاروبار کرتا ہے، اس کا نکاح شاہد محمود قادیانی نے پڑھایا جو کہ قادیانیوں کا مشہور مربی ہے۔ اس نے اپنے گاؤں شیر گڑھ میں اپنی شادی کا ولیمہ کیا، جس میں قادیانیوں کے مربی بھی شریک ہوئے، ولیمہ میں باضابطہ قادیانیت کی تبلیغ کی گئی، جس کے نتیجہ میں مسلمان بائیکاٹ کرکے چلے آئے، اس واقعہ کی قومی اخبارات میں خبر بھی شائع ہوئی۔

عینی شاہد کے مطابق الیکشن ۲۰۰۸ء میں اس کی گاڑی کے اندر مرزا مسرور کا ایک خط دیکھا گیا، جس میں اس کو ہدایت کی گئی کہ تم ہر حالت میں الیکشن لڑو، تیری کامیابی جماعت احمدیہ کی کامیابی ہے، تیرے جیسے لوگوں کو پاکستان کی اسمبلیوں میں جانا ضروری ہے، جس طرح ہوسکے آپ اپنے آپ کو ظاہر کریں، آپ کو ہماری طرف سے اجازت ہے۔

جولائی ۲۰۰۷ء میں اس کا اسلام آباد سے ۱۵۰۰۰ روپے کا چیک بذریعہ ڈاک اکرام میڈیکل اسٹور تونسہ شریف کے نام آیا، اس میڈیکل کا مالک سکہ بند قادیانی ہے، معلوم ہوا کہ یہ قادیانی جماعت کا چندہ تھا جو تونسہ شریف پنجاب بینک سے کیش کرایا گیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماؤں اور مبلغین نے مسلسل شب و روز محنت کرکے عوام کے سامنے قادیانیوں کو بے نقاب کیا

بیرسٹر امام بخش خان کراچی کی مشہور دیوان کمپنی میں اعلیٰ عہدے پر فائز ہے، یہ کمپنی ڈوڈک کے مقام پر تیل و گیس کے پروجیکٹ میں ٹھیکیدار ہے۔ شنید ہے کہ یہ کمپنی والے دین دار ہیں۔ تونسہ شریف کے دینی مدارس کے ساتھ اور علاقہ کے غرباء میں صدقہ وخیرات بھی تقسیم کرتے ہیں۔ مگر اس شخص نے کمپنی کے مالکان کو بلیک میل کیا ہوا ہے کہ میں یہاں کے بلوچ قبائل کا سردار ہوں، میری وجہ سے آپ کے مال و جان کا تحفظ ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے، اس سے بڑے بڑے سردار جو کہ مسلمان بھی ہیں اور اثر ورسوخ کے اعتبار سے اس سے زیادہ طاقتور ہیں۔ شنید ہے کہ اس دیوان کمپنی کی سفارش سے ہی اس کو پیپلز پارٹی کا ٹکٹ ملا ہے، اور اس کمپنی کے نام پر اپنے حلقہ انتخاب میں عوام کو بھی یہ بلیک میل کرتا رہا کہ میرے پاس اس کمپنی کی کثیر تعداد میں اسامیاں خالی ہیں، جو مجھے ووٹ دے گا میں اس کو روزگار دوں گا۔

۲۰۰۸ء کے انتخابات میں سردار امام بخش خان نے پی پی سے ٹکٹ لے کر الیکشن لڑنے کا فیصلہ کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو جب معلوم ہوا کہ یہ قادیانی ہے اور عینی شاہدین نے بھی جماعت کو ان کی پوری پوری رپورٹ پیش کی تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنا فرض سمجھتے ہوئے اس سردار کے بارے میں پورے حلقہ کے مسلمانوں کو اس کی اصلیت سے آگاہ کیا۔

۱۸/فروری کو اس قادیانی امیدوار کا یوم حساب تھا، حالانکہ اسے اپنی کامیابی کی سو فیصد توقع تھی مگر ختم نبوت کے دیوانوں نے اس حلقہ کی گلی گلی، قریہ قریہ اس کے خلاف آواز لگانی شروع کردی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما، شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ، مولانا بشیر احمد، مولانا بشیر سیال اور مولانا عبدالستار نے یہاں کے ووٹروں کو اس قادیانی کی اصلیت سے جب آگاہ کیا تو تونسہ شریف کے غیور مسلمانوں نے اسے ووٹ نہیں دیا، اس طرح الیکشن ۲۰۰۸ء میں محض ۸۰۱۸ ووٹ ملے جس کی بنا پر اسے شکست کا منہ دیکھنا پڑا۔ ختم نبوت کے دیوانوں کی دن رات کی کوششیں رنگ لائیں اور قادیانی سردار ناکام و نامراد ہوا۔

۲۸/نومبر ۲۰۰۷ء سے ۱۸/فروری ۲۰۰۸ء تک کی ایک ایک دن کی جھلکیاں

۲۷/نومبر ۲۰۰۷ء کو جب جماعت کو معلوم ہوا کہ حلقہ نمبر ۲۴۰ پی پی تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی

خان میں قادیانی امیدوار بیرسٹر امام بخش خان قادیانی نے اپنے کاغذات صوبائی اسمبلی کے لئے جمع کرائے ہیں اور معلوم ہوا کہ یہ پاکستان پیپلز پارٹی کا امیدوار ہے، اس مسئلہ پر ضلع ڈیرہ غازی خان کی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک ہنگامی اجلاس ہوا، جس میں مولانا عبدالرحمن غفاری، مولانا غلام اکبر ثاقب، مولانا عبدالقدوس چشتی، راقم الحروف، ملک ابوبکر کھلو اور دیگر راہنماؤں نے شرکت کی اور طے ہوا کہ اس قادیانی امیدوار کے خلاف بھرپور محنت کی جائے۔ جماعت کی مرکزی قیادت کو تمام صورت حال سے آگاہ کردیا گیا، مرکزی قیادت نے اپنے تمام تر وسائل استعمال کرنے کا یقین دلایا، ضلع ڈیرہ غازی خان اور تحصیل تونسہ کے علمائے ختم نبوت کی مختلف کمیٹیاں تشکیل دے دی گئیں۔

۳۰/نومبر ملک کے تمام اخبارات روزنامہ اسلام، روزنامہ خبریں، نوائے وقت، ایکسپریس میں نمایاں طور پر اس امیدوار کے خلاف خبریں شائع کرائی گئیں، ادھر ملک بھر کے مبلغین ختم نبوت نے ہر طرف سے اپنے اپنے اخباری بیانات دینا شروع کردیے، ملک بھر کی مذہبی جماعتوں، جمعیت علماء اسلام، مجلس احرار اسلام، تنظیم اہل سنت والجماعت اور دیگر مذہبی و سیاسی راہنماؤں اور قلم کاروں نے اس کے خلاف اپنی آواز بلند کی، عوام کو آگاہ کرنے کے لئے بیرسٹر امام بخش قیصرانی کا مکمل تعارف اور قادیانیوں کی بھٹو مرحوم کے خلاف سازش کے نام پر ہزاروں کی تعداد میں پوسٹر شائع کرواکر حلقہ ۲۴۰ کی تمام یونین کونسلوں میں تقسیم کردیا گیا، ساتھ ہی ایک کھلا خط پی پی کے جیالوں کے نام شائع ہوا، وہ بھی تقسیم کردیا گیا۔

یکم دسمبر کو روزنامہ اسلام میں مولانا محمد علی صدیقی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع میرپور خاص کا ایک مضمون ''پی پی سمیت کوئی بھی سیاسی جماعت قادیانیوں کو ٹکٹ نہ دے'' کے عنوان سے شائع ہوا۔

۳/دسمبر کو ڈاکٹر زین محمد فریدی بھکر کا مضمون روزنامہ اسلام میں ''پی پی کی بلی تھیلے سے باہر آگئی'' کے عنوان سے شائع ہوا، تحصیل تونسہ شریف کا کثیر الاشاعت ہفت روزہ اخبار المنظور نے شہ سرخی سے اس خبر کو چھاپا، راولپنڈی سے مولانا نذیر احمد تونسوی شہیدؒ کے صاحبزادے مولانا ابوبکر تونسوی نے موبائل پر اپنے تعاون کا یقین دلایا اور کہا کہ اس مکار اور عیار قادیانی کے خلاف علاقہ بھر کے مسلمان اپنی جدوجہد جاری رکھیں۔ ملتان، لیہ، بھکر، اسلام آباد، رحیم یار خان، چوک اعظم، ظاہر پیر، کوئٹہ، کوٹ مٹھن، چیچہ وطنی اور دیگر شہروں سے اخبارات کے ذریعہ پوری فضاء کو گرم کردیا گیا، مگر اس ساری صورتحال اور عوامی اضطراب کے باوجود پیپلز پارٹی ٹس سے مس نہ ہوئی۔

۹/دسمبر بروز اتوار معراج العلوم ٹبی قیصرانی میں تحصیل تونسہ شریف کے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام کا ایک ہنگامی اجلاس ہوا، جس کی صدارت، یادگار اسلاف مولانا غلام فرید صاحب نے کی ادھر پیر آف تونسہ شریف حضرت خواجہ عبدالمناف سلیمانی صاحب نے اس تحریک کی سرپرستی قبول کی اور یقین دلایا کہ میں قدم قدم پر ساتھ دوں گا۔ جمعیت علماء اسلام کے راہنما جناب شہزاد حنیف صاحب، مولانا عبدالغفور گرمانی، ریتڑہ سے مولانا محمد رمضان، قاری محمد اسلام صاحب، وہوا سے مولانا عبدالغفور سبحانی، امیر جماعت ختم نبوت جناب قاری سعاد اللہ، کوٹ قیصرانی سے مولانا امان اللہ، تونسہ شہر سے حکیم عبدالرحمن جعفر اور دیگر احباب نے اس مہم میں بھرپور حصہ لیا۔

۱۴/دسمبر بروز جمعۃ المبارک کو یوم احتجاج منایا گیا، جس میں حلقہ بھر کے علماء کرام نے اجتماعات جمعہ میں پاکستان پیپلز پارٹی کی اس حرکت پر احتجاج کیا۔

ضلع ڈیرہ غازی خان کی ضلعی جماعت نے یکم جنوری سے ۶/جنوری ۲۰۰۸ء تک شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا کے تبلیغی پروگرام کا ایک تفصیلی اشتہار شائع کیا اور یہ اشتہارات بستی بستی میں پھیلا دیے گئے۔

۲۴/دسمبر روزنامہ اسلام کے اندر ''قادیانیت بھٹو صاحب اور پیپلز پارٹی'' کے عنوان سے دو قسطوں میں مولانا زاہد الراشدی کا مضمون شائع ہوا جس میں بہت موثر اور بڑے احسن انداز میں پاکستان کی عوام کو آگاہ کیا گیا۔

۲۶/دسمبر کو ٹنڈو آدم سندھ سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا احمد میاں حمادی مدظلہ کی طرف سے جناب طاہر مکی اور دیگر سندھی رہنماؤں کا فون آیا اور اس پوری تحریک کا جائزہ اور قادیانی امیدوار کا پورا ڈیٹا حاصل کیا۔ ادھر تو ڈیرہ، لاڑکانہ اور بالہ سندھ میں جناب مخدوم امین فہیم اور شاہ محمود قریشی بھی سندھ کے دورہ پر تھے۔ مجلس کے رہنماؤں نے اس فتنہ کے بارہ میں ان صاحبان کو فون پر آگاہ کیا اور تفصیلی ملاقات کے لئے ۲۸/دسمبر بروز جمعۃ المبارک کو بالہ سندھ میں ملاقات کا وقت لیا گیا۔

۲۷/دسمبر کو بدقسمتی سے لیاقت باغ راولپنڈی میں پی پی بے نظیر بھٹو صاحبہ کو قاتلہ حملہ کرکے موت کے گھاٹ اتار دیا گیا، جس کی وجہ سے ہماری جماعت کے تمام پروگرام ملتوی ہوگئے بس پھر تو ہم کیا، پورا ملک ہی اس غم میں ڈوب گیا، ادھر الیکشن بھی ۱۸/فروری تک ملتوی ہوگئے، جس کی وجہ سے یہ تمام سرگرمیاں ختم کردی گئیں۔

۲۲/جنوری ۲۰۰۸ء کو علماء ختم نبوت کا ایک اجلاس ہوا، جس میں سابقہ کارگزاری کا جائزہ لیا گیا اور آئندہ کی حکمت عملی بھی تیار کی گئی، مرکزی دفتر سے ہدایات لی گئیں، سیاسی جماعتوں نے بھی اب اپنی الیکشن مہم چلانی شروع کردی۔ بے نظیر بھٹو کی المناک

موت کی وجہ سے لوگوں میں پی پی کے لئے پہلے سے زیادہ ہمدردیاں ہونے لگیں جس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے بیرسٹر امام بخش قیصرانی نے بھی اپنی چال بدلی، گلی چوکوں پر جلسے شروع کر دیئے۔ پی پی کے جھنڈے اور لوگوں کی واہ واہ کی وجہ سے لوگوں نے اس کی بات سننی شروع کر دی، ادھر اس نے عام عوام کے اندر کلمہ پڑھنا شروع کر دیا، اور کہتا تھا مجھے ووٹ دو یا نہ دو میں مسلمان ہوں۔

مرزا پر لعنت کرنی شروع کر دی، جو کہ اس خاندان کا پرانا وطیرہ ہے، سادہ لوح مسلمانوں نے اس کی ان باتوں کو سننا شروع کر دیا، ساتھ ہی عوام کے اندر ایک تذبذب کی کیفیت پیدا ہوگئی۔ جماعت ختم نبوت نے ایک اور پوسٹر امام بخش خان پر بڑا ''بول'' کے عنوان سے شائع کر کے حلقہ میں تقسیم کرایا، چونکہ ایک خطرناک سازش تھی، جماعت نے منظم حکمت عملی اپنائی جبکہ جماعت کے پاس اس کے قادیانی ہونے کے مکمل ثبوت تھے، ادھر پیپلز پارٹی کے مقامی سرکردہ ساتھی بھی جو کہ علاقہ میں اپنا اثر رسوخ رکھتے تھے، اس کے پیش پیش ہوگئے۔

۲۵/ جنوری جمعۃ المبارک کو بعد نماز جمعہ پیپلز پارٹی کا ایک جلسہ ٹبی قیصرانی کے مقام پر ہوا، اس جلسہ میں ڈھوا شہر کے ایک مولوی صاحب جو کہ تازہ تازہ حج کر کے آئے تھے مگر وہ اس علاقہ کی اس کہانی سے ناواقف تھے، مگر تھا وہ بھٹو کا جیالا، اس مولوی صاحب کو خواجہ مدثر صاحب جو پی پی کی طرف سے ایم این اے کی سیٹ کے لئے نامزد تھے، اس جلسہ میں لے آئے، خواجہ مدثر صاحب جو بذات خود تونسہ شریف کی ایک مذہبی اور پیر فیملی سے تعلق رکھتا ہے۔ متقی قسم کا آدمی ہے، مگر بدقسمتی سے پیپلز پارٹی والوں نے ٹکٹ دیتے وقت دیوان کمپنی کراچی کی سفارش پر یہ لازمی قرار دیا کہ خواجہ صاحب اس قادیانی امیدوار کو ساتھ رکھیں، ادھر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے علماء بھی پورے حلقہ میں اپنی آواز پہنچا چکے تھے، مگر پی پی کے اس جلسہ نے سامعین پر اچھا خاصا اثر چھوڑا، ختم نبوت کے کاز کی فکر رکھنے والے حضرات مولانا محمد شریف حیدری، مولانا عبدالغفور سبحانی، قاری حق نواز ٹبی قیصرانی اور امیر محمد بگٹی اور دوسرے احباب نے ہنگامی پروگرام مرتب کئے۔

۲۷/ جنوری کو ختم نبوت کے مبلغ مولانا عبدالرشید سیال جماعت کے حکم پر حلقہ میں آگئے اور اپنی مہم اس قادیانی امیدوار کے خلاف شروع کر دی۔

۲۸/ جنوری کو جماعت کے مرکزی راہنما مولانا بشیر احمد صاحب بھی اس حلقہ میں تشریف لے آئے فوری اور ہنگامی تبلیغی پروگرام طے کر لئے گئے ساتھ ہی یکم فروری سے ۹/ فروری تک شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا صاحب کے پروگراموں کا اشتہار شائع ہوگیا۔

حکومت کا ردعمل اور قادیانی امیدوار کی پکار:

ہمارے ان پروگراموں کو دیکھ کر مقامی پیپلز پارٹی کے سرکردہ صاحبان نے ہمارے ساتھ رابطہ کیا ہم نے اپنے تمام اشکالات ان کے سامنے رکھے، وہ ہم سے دو دن کا وقت لے کر گئے کہ ہم سردار امام بخش صاحب سے بات کرتے ہیں، اگر اس نے ان اشکالات کا جواب نہ دیا اور اپنی پوزیشن صاف نہ کی تو ہم اس کا ساتھ نہیں دیں گے، ہم نے کہا ہمیں یہ منظور ہے، مگر پیپلز پارٹی والے کئی حیلے بہانے بنا کر فرار ہوگئے، شنید میں آیا ہے کہ اس سردار صاحب نے ڈی پی او ڈیرہ غازی خان کو درخواست دی کہ یہ ختم نبوت والے میری الیکشن مہم کو خراب کرنا چاہتے ہیں۔ ہماری جماعت نے یکم فروری جمعہ کے دن اسی جگہ جہاں پیپلز پارٹی کا جلسہ ہوا تھا، ایک جلسہ کا اعلان کر دیا حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کا بیان ہونا تھا، مگر حکومت نے ایک دن پہلے ہی پورے حلقہ کی مساجد کے ائمہ کرام اور مساجد کے متولی صاحبان کو پابند کر دیا کہ کوئی صاحب ان ختم نبوت والوں کو جلسہ نہ کرنے دے تمام پروگراموں پر پابندی لگادی گئی اور ریتڑہ پولیس نے راقم الحروف کو پابند کر دیا کہ آپ حضرات حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کے پروگرام اس حلقہ میں نہیں کر سکتے، حکومت کے اس آرڈر پر ضلعی اور مرکزی جماعت نے سوچ بچار کے بعد دو دن کے لئے اپنے پروگرام ملتوی کر دیئے، پولیس نے سمجھا کہ اب پروگرام نہیں ہوں گے مگر ۳/ فروری اتوار کی شام کو حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ خاموشی سے ملتان سے ریتڑہ آگئے، پھر تو کوٹ قیصرانی میں رات کو ایک بہت بڑا جلسہ ہوا، یہ مقام بیرسٹر امام بخش قیصرانی کا آبائی گاؤں ہے، وہاں مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے قادیانیت کی پوری ذریت کو للکارا اور امام بخش خان کی پوری داستان عوام کو سنائی، اس کے بعد مولانا محمد شریف حیدری کی زیر قیادت جمعیت علماء اسلام اور مولانا غلام فرید صاحب کی کاوش سے اس حلقہ میں شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کے چار کامیاب پروگرام ہوئے، پیر طریقت نائب امیر مرکزیہ حضرت سید نفیس الحسینی'' کے انتقال کی خبر آتے ہی مولانا اللہ وسایا مدظلہ لاہور جنازہ کے لئے روانہ ہوگئے، ان کی نیابت میں مولانا عبدالرشید سیال، مولانا عبدالستار، مبلغین ختم نبوت ۱۸/ فروری تک پورے حلقہ میں بستی بستی، گاؤں گاؤں، اس قادیانی امیدوار کے خلاف عوام کو آگاہ کرتے رہے۔ جس کے نتیجہ میں عوام نے مجلس ختم نبوت کی کوششوں کا بھرپور ساتھ دیا، اس حلقہ کی رپورٹ اکابر روزانہ لیتے رہے۔ الحمدللہ! اللہ پاک نے مسلمانوں کو فتح نصیب فرمائی اور قادیانی امیدوار کو ذلیل ورسوا کیا۔

☆☆..........☆☆

ادارہ

خبروں پر ایک نظر

دوروزہ عظیم الشان ناموسِ رسالت کانفرنس کوئٹہ

کوئٹہ (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ کے اعلامیہ کے مطابق کوئٹہ میں دوروزہ کل پاکستان ناموسِ رسالت کانفرنس ۱۷/۱۸/مئی کو منعقد ہوگی، جس میں ملک کے ممتاز علماء کرام کی شرکت متوقع ہے، ان میں خطیب العصر مولانا سید عبدالمجید ندیم، ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا عبدالغفور مینگل، مولانا اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا اکرم طوفانی، مولانا محمد حسین ناصر، ممتاز شاعر سلیمان گیلانی، قاری احسان اللہ فاروقی کی آمد متوقع ہے، کانفرنس کے انتظامات کے لئے مولانا قاری عبداللہ منیر کی سربراہی میں کمیٹی قائم کردی گئی ہے، جس میں حاجی تاج محمد، حاجی خلیل الرحمٰن، حاجی نعمت اللہ، حاجی زاہد رفیق، حاجی محمد اشرف مینگل، حاجی گل محمد اور حاجی محمد بابر شامل ہیں۔ دریں اثناء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان نے برطانوی دفتر خارجہ کی اس رپورٹ کو مسترد کردیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ پاکستان میں قادیانیوں کو شہری حقوق حاصل نہیں ہیں، مجلس عاملہ کا اجلاس صوبائی امیر مولانا عبدالواحد کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں قرار دیا گیا کہ برطانوی وزارت خارجہ کی رپورٹ بے بنیاد اور جھوٹ کا پلندہ ہے، پاکستان میں قادیانیوں کو تمام شہری حقوق حاصل ہیں وہ اپنی آبادی چارلاکھ ہوتے ہوئے اکثریت کے مقابلے میں زیادہ حقوق حاصل کررہے ہیں، گریڈ ۱۷ تا ۲۲ تک سترہ سو افسر اعلیٰ اور کلیدی عہدوں پر فائز ہیں، ملک میں ۱۱ خود مختار اداروں کے سربراہ قادیانی ہیں، فوج میں بھی اہم عہدوں پر براجمان ہیں، الٹا قادیانی اپنے کفر کو اسلام کا ٹائٹل دے کر مسلمانوں کے حقوق کا استحصال کررہے ہیں، قادیانیوں کا انفرادی و اجتماعی رویہ آئین اور قانون سے بغاوت پر مبنی ہے، وہ آئین پاکستان کو تسلیم نہیں کرتے، مردم شماری میں حصہ نہیں لیتے، انتخابی فہرستوں میں اپنا نام درج نہیں کراتے، شناختی کارڈ اور پاسپورٹ کے حصول کے وقت اپنے مذہب کا اظہار نہیں کرتے کیونکہ وہ قادیانی غیر مسلم کہلوانے سے شرماتے ہیں۔ اجلاس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ مئی میں چناب نگر (ربوہ) میں ہونے والے قادیانیوں کے صد سالہ جشن پر پابندی عائد کرے، علماء کرام اور بالخصوص مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ چناب نگر کے سادہ لوح مسلمانوں سے کی جانے والی سازش پر کڑی نگاہ رکھیں، اجلاس میں قادیانیوں کی سازشوں اور انڈسٹریل ایریا میں مسلمانوں کو قادیانی بنانے کی سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کیا گیا۔ اجلاس میں پیمرا سے مطالبہ کیا گیا کہ مسلمانوں کے ایمان کو بچانے کے لئے ایم ٹی اے قادیانی چینل بند کیا جائے، مسلمان کڑی نگاہ رکھیں کہ کسی چینل پر ایم ٹی اے نہ چلایا جائے تاکہ سدباب کیا جاسکے۔ اجلاس میں بلوچستان میں ختم نبوت کانفرنسوں کے پروگرام کو حتمی شکل دی گئی اور ناموس رسالت کانفرنس کے عنوان سے کوئٹہ، ژوب، لورالائی، پچھ اور نوشکی میں کانفرنسوں کے انعقاد کا فیصلہ ہوا۔ اجلاس میں مجلس کوئٹہ کے نائب امیر حاجی سید شاہ محمد آغا کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا، ختم نبوت کے لئے ان کی خدمات کو سراہتے ہوئے خراج تحسین پیش کیا گیا، اجلاس نے ممتاز عالم دین صوفی عبدالحمید سواتی، حاجی تاج محمد کے بہنوئی، حاجی محمد یونس کی وفات پر بھی گہرے رنج و غم کا اظہار کیا اور تمام مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی۔

مولانا محمد عبداللہ کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع بھکر کے سرپرست اور جمعیت علماء اسلام کے مرکزی رہنما حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب بھکر کے فرزند ارجمند مولانا کفایت اللہ کی اہلیہ گزشتہ دنوں قضائے الٰہی سے انتقال فرماگئی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند اور نیک سیرت خاتون تھیں۔ حق تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ حق تعالیٰ مرحومہ کی حسنات خصوصاً تحفظ ختم نبوت سے دیرینہ وابستگی کو ذریعہ نجات بنائے اور ان کے درجات کو مزید بلند فرمائے۔ آمین۔

عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ ودیگر اسلامی دفعات کا دفاع کیا جائے گا: مولانا اللہ وسایا

گوجرانوالہ...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا نے کہا ہے کہ دستور پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے والی دفعہ اور دیگر اسلامی دفعات کو چھیڑنے کی اجازت نہیں دی جائے گی اور اگر عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور نفاذ اسلام سے متعلقہ دستوری دفعات کو ختم کرنے یا غیر موثر بنانے کی کوشش کی گئی تو اس کے خلاف عوامی تحریک چلائی جائے گی، وہ گزشتہ شب الشریعت اکادمی ہاشمی کالونی گوجرانوالہ کی ہفتہ وار فکری نشست سے خطاب کر رہے تھے جس کی صدارت اکادمی کے ڈائریکٹر مولانا زاہد الراشدی نے کی اور اس میں علماء کرام، وکلاء اور پروفیسر حضرات کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی۔ مولانا اللہ وسایا نے جنرل پرویز مشرف کے آٹھ سالہ دور اقتدار میں قادیانیوں کی سرگرمیوں کا تفصیلی جائزہ پیش کیا اور کہا کہ دنیا بھر کے مسلمانوں کے اجتماعی فیصلے اور پاکستان کی منتخب پارلیمنٹ میں متفقہ طور پر منظور شدہ دستوری ترمیم کو ماننے سے واضح انکار کے باوجود اس دوران قادیانی گروہ پاکستان میں پوری طرح متحرک رہا اور جنرل پرویز مشرف کی انتظامیہ ان کی پشت پناہی کرتی رہی، انہوں نے کہا کہ قادیانی گروہ اندرون ملک اور بیرون ملک اس بات کے لئے مسلسل متحرک ہے کہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے بارے میں دستوری فیصلے کو ختم کرایا جائے اور قادیانیوں کو اسلام کے نام پر اپنے مذہب کی تبلیغ سے روکنے والے قوانین کو غیر موثر بنایا جائے، لیکن یہ دستوری اور قانونی فیصلے ملک کے عوام کی پرجوش تحریک اور ہزاروں افراد کی قربانیوں کے نتیجے میں ہوئے ہیں اور ملت اسلامیہ کے متفقہ عقائد کی نمائندگی کرتے ہیں، اس لئے انہیں ختم کرنے کی کسی صورت میں اجازت نہیں دی جائے گی اور اگر کسی نے ایسی کوشش کی تو اسے شدید عوامی مزاحمت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ مولانا زاہد الراشدی نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عالمی سیکولر لابیاں دستور پاکستان کی ترامیم پر نظر ثانی کے نام پر قرارداد مقاصد، عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور وفاقی شرعی عدالت کے بارے میں دستوری دفعات کو ختم کرانا چاہتی ہیں اور اس کے لئے ہوم ورک کیا جارہا ہے اس لئے دینی قوتوں کو بیداری کا مظاہرہ کرنا چاہئے اور تمام مذہبی جماعتوں اور مکاتب فکر کو تحریک ختم نبوت کے ایک نئے راؤنڈ کی تیاری شروع کردینی چاہئے۔

گستاخانہ خاکوں اور فلم کے خلاف مظاہرہ اور ہڑتال

نوابشاہ (رپورٹ: عزیز حیدری) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع نوابشاہ کی طرف سے ڈنمارک اور دیگر گستاخ ممالک کے خلاف گستاخانہ خاکے اور فلم بنانے کے خلاف نواب شاہ سٹی میں ایک بھرپور احتجاجی مظاہرہ جامع مسجد کبیر اسٹیشن روڈ سے نکالا گیا جو اسٹیشن روڈ سے ہوتے ہوئے گول چکرہ، مین بازار، موتی بازار کپڑا مارکیٹ کچہری روڈ سے ہوتے ہوئے پریس کلب پر اختتام پذیر ہوا۔ مظاہرے میں ہزاروں کی تعداد میں علماء کرام، دینی مدارس کے طلبہ کرام، شہری تنظیموں کے علاوہ سیاسی پارٹیوں نے بھی شرکت کی۔ شرکاء مظاہرین نے ڈنمارک، امریکا، ہالینڈ اور قادیانیت کے خلاف پلے کارڈ، بینر، پرچم نبوی اور "بائیکاٹ کرو، بائیکاٹ کرو، ڈنمارک سے بائیکاٹ کرو، نکال دو نکال دو ڈنمارک کے سفیروں کو سرزمین پاکستان سے نکال دو، مردہ باد ڈنمارک مردہ باد، جو امریکا کا یار ہے وہ غدار ہے" کے پلے کارڈ اٹھائے ہوئے تھے نعروں سے نوابشاہ شہر گونج اٹھا۔ ان مظاہرین کی قیادت کے فرائض عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نوابشاہ کے نائب امیر مولانا سراج الدین میمن نے ادا کئے اور مظاہرے سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع نوابشاہ کے امیر مولانا مفتی محمد یونس، ایم ایم اے کے صدر مولانا حزب اللہ کھوسو، جماعت اسلامی کے امیر سردار احمد قریشی، مولانا ارشاد احمد حقانی، جماعت اہلسنت کے امیر قاری محمد حنفی عثمانی، مولانا محمد انیس، شہری تنظیموں کے ذمہ داران عبدالقیوم قریشی، محمد مزمل قریشی (نائب ناظم مسلم لیگ یوتھ ونگ (ن))، اسمال ٹریڈرز نوابشاہ کے صدر محمد اسلم شیخ، جنرل ٹریڈرز نواب شاہ کے صدر محمد خالد، موبائل فون ایسوسی ایشن کے صدر محمد نادر مرزا، رہبر عالم پارٹی پاکستان کے صدر محمد الیس آزاد، جمعیت طلباء اسلام کے صدر اشفاق احمد نوناری، جعفر آزاد اور دیگر مقررین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہودی لابی، ڈنمارک، ہالینڈ اور امریکا سمیت تمام دشمنان اسلام کی مصنوعات کا بائیکاٹ کیا جائے اور پاکستان میں ان کی اشیاء کی فروخت پر مکمل پابندی عائد کی جائے اور ان کے سفیروں کو پاکستان کی سرزمین سے بے دخل کیا جائے اور پاکستانی سفیروں کو ان کے ممالک سے واپس بلایا جائے، انہوں نے مزید کہا کہ گستاخانہ خاکوں کو شائع کرنے والے ڈنمارک کے اخبارات کے ایڈیٹروں کو سرعام پھانسی پر لٹکایا جائے، انہوں نے کہا کہ پاکستان کی گورنمنٹ، وزیراعظم، پارلیمنٹ کا یہ فرض بنتا ہے کہ مسلمان ہونے کے ناتے گستاخی کرنے والے ملک ڈنمارک کے خلاف آواز بلند کی جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ نوابشاہ شہر میں قادیانیت کی بڑھتی ہوئی تبلیغ پر پابندی لگائی جائے، منشیات اور شراب نوشی کو عام کرنے والوں کو گرفتار کرکے ان پر

مقدمہ چلایا جائے۔ احتجاجی مظاہرے میں مفتی عبدالکریم لغاری نے کہا کہ ڈنمارک سمیت تمام دشمنان اسلام کی مصنوعات کا بائیکاٹ کیا جائے۔ آخر میں جمعیت علماء اسلام صوبہ سندھ کے رہنما نظام الدین نے ڈنمارک، ہالینڈ، قادیانیت اور دشمنان اسلام کے خلاف مندرجہ ذیل قراردادیں پیش کیں۔

☆جن ممالک نے خصوصاً ڈنمارک اور ناروے، جرمنی وغیرہ نے شان رسالت میں توہین کا ارتکاب کیا ہے، قرآن پاک کی توہین پر فلم ریلیز کی ہے، ہم ان کی بھرپور مذمت کرتے ہیں اور مطالبہ کرتے ہیں کہ حکومت پاکستان ان کے سفراء سے سخت احتجاج کرے اور ان سے سفارتی تعلقات ختم کرے اور ان ممالک سے اپنے سفیروں کو واپس بلائے۔ ☆ان ممالک کی تمام مصنوعات کا حکومتی سطح پر بائیکاٹ کیا جائے، خصوصاً تاجر برادری سے درخواست کرتے ہیں کہ ان ممالک کی مصنوعات کی خرید و فروخت بالکل بند کردیں، ☆قادیانیوں کی پورے ملک میں خصوصاً کراچی اور نوابشاہ میں بڑھتی ہوئی غیر قانونی تبلیغی سرگرمیوں پر فی الفور پابندی عائد کی جائے، ☆جامعہ حفصہ اسی جگہ پر دوبارہ جلد از جلد تعمیر کرکے اس کی اور جامعہ فریدیہ کی تعلیمی سرگرمیاں بحال کی جائیں اور تمام مذہبی اور سیاسی کارکنوں سمیت مولانا عبدالعزیز کو جلد از جلد رہا کیا جائے، ☆عدلیہ کی آزادی کو یقینی بنایا جائے، ☆نئی حکومت سے درخواست کرتے ہیں کہ مساجد میں لاؤڈ اسپیکر پر عائد پابندی ختم کی جائے، ☆فحاشی، عریانی، منشیات کے اڈے، ہوٹلوں میں منی سینما اور شراب اور جوا کے اڈوں پر فوری طور پر پابندی لگائی جائے۔

دعائے مغفرت

☆...قاری بلال احمد ربانی سینئر کارکن "دی نیوز" کی والدہ ماجدہ بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دعا ہے کہ اللہ کریم مرحومہ کی لغزشوں کو معاف فرما کر انہیں جنت الفردوس عطا فرمائے۔ مولانا سعید احمد جلال پوری، مولانا قاضی احسان احمد، محمد انور رانا اور عبداللطیف طاہر نے جناب قاری صاحب کی والدہ محترمہ کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کی دعا کی۔

☆...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے مرکزی رہنما جناب حافظ محمد ثاقب کی اہلیہ محترمہ گزشتہ دنوں اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں، مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، پرہیزگار اور خدا رسیدہ خاتون تھیں۔ تحفظ ناموس رسالت ان کا خاندانی ورثہ تھا، حق تعالیٰ مرحومہ کی کروٹ کروٹ مغفرت فرمائے، لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ ادارہ جناب حافظ محمد ثاقب اور ان کے اہل خانہ کے غم میں برابر کا شریک ہے۔

☆......مولانا زاہد الراشدی خطیب مرکزی جامع مسجد گوجرانوالہ کے سسر ڈاکٹر محمد دین پچھلے دنوں انتقال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ڈاکٹر محمد دین کی زندگی ایک درویش صفت اور سچے مسلمان کی تھی، کتاب وسنت کے سچے عاشق تھے، رسم و رواج کو مٹاکر سنت کو زندہ کرنے والے انسان تھے، ہم ان کے خاندان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ ان خیالات کا اظہار مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی نے مکتبہ انوار مدینہ مانسہرہ میں ایک تعزیتی جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کیا، انہوں نے کہا کہ اس سال اللہ والوں کی دنیا سے جانے کی ایک لائن لگ چکی ہے، حضرت سید نفیس الحسینیؒ، مولانا صوفی عبدالحمید سواتیؒ اور اب ڈاکٹر محمد دینؒ کی وفات سے بہت بڑا خلا پیدا ہوچکا ہے۔ مولانا زاہد الراشدی کو دوسرا بڑا صدمہ پیش آیا، ہم دعا گو ہیں اللہ تعالیٰ مرحوم ڈاکٹر محمد دین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

تحفظ ناموسِ رسالت طلباء کنونشن

۱۱/مئی ۲۰۰۸ء بروز اتوار صبح دس بجے

بمقام: جامع مسجد باب الرحمت دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

زیر سرپرستی: حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری، امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی

خصوصی خطاب: شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ، مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

زیر نگرانی: مولانا قاضی احسان احمد، مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی

اس پُرفتن دور میں یہود و نصاریٰ اور قادیانیوں کی اہانتِ رسول اور گستاخانہ سرگرمیوں کا سدباب از بس ضروری ہے، ناموس رسالت کی حفاظت کیلئے سینہ سپر ہوجانا میرا، آپ کا اور ہر مسلمان کا اولین فرض ہے، نوجوان طلبہ سے درخواست ہے کہ اس کنونشن میں تشریف لاکر اسے کامیاب بنائیں

نوٹ: ۱۰ تا ۱۵/مئی ۲۰۰۸ء تک کراچی میں حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کے مختلف مقامات پر پروگرام ترتیب دیئے گئے ہیں، تمام ساتھیوں سے گزارش ہے کہ ان پروگراموں میں بھرپور شرکت فرمائیں

شعبہ نشر و اشاعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی 021-2780337

REGD. NO. SS-160

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعاون

شفاعت نبی اکرم ﷺ کا ذریعہ

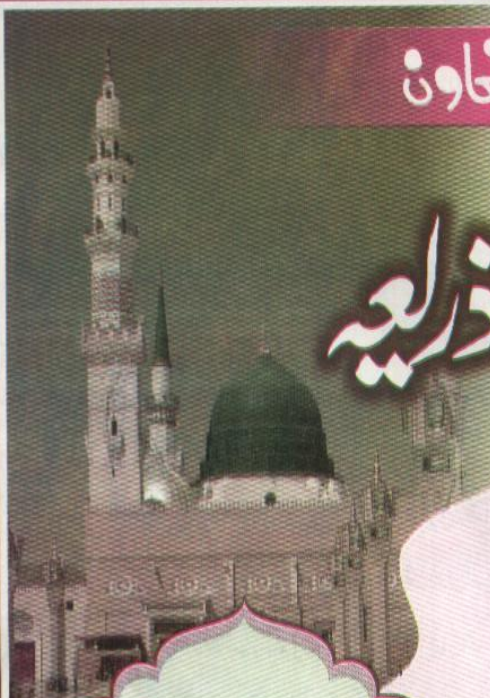

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوت اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سدباب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد و مدارس کے ذریعہ مبلغین کی تیاری
- دفاتر ختم نبوت، دارالتصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختم نبوت کراچی اور ماہنامہ لولاک ملتان کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

تمام صدقاتِ جاریہ
میں شرکت کے لئے
زکوٰۃ، صدقات، فطرہ، عطیات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کو دیجیے

نوٹ مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں۔ رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جا سکے۔

ترسیل زر کا پتہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون: 22 4583486-45141 فیکس: 4542277

اکاؤنٹ نمبر: 3464 یو بی ایل حرم گیٹ برانچ، ملتان

جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

فون: 2780337 فیکس: 2780340

اکاؤنٹ نمبر: 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ

اپیل کنندگان

مولانا خواجہ خان محمد

امیر مرکزیہ

مولانا عزیز الرحمٰن

ناظم اعلیٰ